تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے ثانویہ عامہ کے طلباء وطالبات کے جدید نصاب کے عین مطابق
اور تنظیم المدارس کے پیٹرن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلی مرتبہ سوالاً جواباً اور انتہائی آسان فہم انداز میں

آئینہ

مُطالعہ پاکستان

مرتب

حافظ محمد عمران رانا

فاضل درسِ نظامی، ایم۔اے (عربی)، ایم۔ایڈ
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

ناشر:

جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے ثانویہ عامہ کے طلباء وطالبات کے جدید نصاب کے عین مطابق
اور تنظیم المدارس کے پیٹرن کو مدِنظر رکھتے ہوئے پہلی مرتبہ سوالاً جواباً اور انتہائی آسان فہم انداز میں

آئینہ

مطالعہ پاکستان

مرتب

حافظ محمد عمران رانا

فاضل درسِ نظامی، ایم۔اے (عربی)، ایم۔ایڈ

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..........آئینہ مطالعہ پاکستان

مرتب..........حافظ محمد عمران رانا (ایم۔اے،ایم۔ایڈ)

کمپوزنگ..........حافظ محمد عدنان

پروف ریڈنگ..........مولانا عبدالرؤف (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

ناشر..........جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

قیمت..........-/80 روپے

ملنے کا پتہ

جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

حرف آغاز

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے طلباء وطالبات کے نصاب میں درجہ بدرجہ ہر دور میں ضرورت کے مطابق تبدیلی ہوتی رہی اور وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے غالباً مستقبل میں بھی ہوتی رہے گی۔

گذشتہ برس بھی حسب معمول تبدیلی کی گئی اور ثانویہ عامہ کے نصاب میں شامل کتاب "مطالعہ پاکستان" کو باقاعدہ نئے خطوط پر مشتمل کر کے کہ جن کا تقاضا باقاعدہ مشائخ اہل سنت اور تنظیم المدارس سے ملحق مدارس کے مہتممین وناظمین اور اساتذہ کی جانب سے کیا جاتا تھا مرتب کروا کر شائع کیا گیا۔

الحمدللہ یہ سہرا تنظیم المدارس اہل سنت کی موجودہ انتظامیہ کے سر ہے کہ جن کی کوششوں اور کاوشوں سے اسلاف اہل سنت کی خدمات مثلاً تحریک قیام پاکستان، تحریک ختم نبوت ﷺ، تحریک نفاذِ نظام مصطفیٰ ﷺ اور تحریک ناموسِ رسالت ﷺ میں علماء ومشائخ اہل سنت اور صوفیاء کرام کی خدمات اور ان کے مجاہدانہ کردار کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔

تنظیم المدارس کے نصاب میں شامل اس کتاب "مطالعہ پاکستان" کو امتحانی نقطۂ نظر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انتہائی سہل انداز اور آسان فہم سوالاً جواباً آئینہ کی صورت میں تحریر کرنے کے لیے میرے استاذ گرامی میرے مربی ومحسن جگر گوشۂ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ غلام مرتضیٰ ہزاروی متعنا اللہ بطول حیاتہ نے حکم فرمایا۔

جناب استاذ گرامی کے حکم کو بجالاتے ہوئے اپنے پانچ سالہ تدریسی تجربہ کی روشنی میں کوشش کی کہ طلباء وطالبات کو اس کتاب کو حفظ کرنے میں بھی دشواری نہ آئے اور تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے سالانہ امتحانات کے پیٹرن (Pattern) کو ملحوظ خاطر رکھ کر طلباء وطالبات کو سالانہ امتحان کی تیاری میں بھی کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

دعا گو ہوں اللہ کریم اس چھوٹی سی کاوش وکوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور طلباء وطالبات کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

حافظ محمد عمران رانا
فاضل درسِ نظامی، ایم اے (عربی)، ایم ایڈ
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

باب اول

برصغیر میں اشاعتِ اسلام

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل چار جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(۱) محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا۔
(الف) 715ھ (ب) 714ھ (ج) 713ھ (د) 712ھ

(۲) شمالی برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔
(الف) گیارہویں صدی عیسوی سے (ب) بارہویں صدی عیسویں سے
(ج) اٹھارہویں صدی عیسویں سے (د) انیسویں صدی عیسویں سے

(۳) قطب الدین ایبک نے برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔
(الف) 1206ء (ب) 1208ء (ج) 1210ء (د) 1212ء

(۴) مغل فرماں روا اورنگزیب عالمگیر کی وفات ہوئی۔
(الف) 1607ء (ب) 1707ء (ج) 1807ء (د) 1907ء

(۵) نادر شاہ قتل ہوا؟
(الف) 1609ء (ب) 1747ء (ج) 1890ء (د) 1906ء

(۶) لاہور کے مسلمانوں نے سکھوں کے مقابلے میں تیار کی۔
(الف) بری فوج (ب) بحری فوج (ج) فضائی فوج
(د) حیدری فوج

(۷) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے؟

(الف) لاہور میں (ب) ممبئی میں (ج) دہلی میں

(د) کراچی میں

(۸) فوج میں یہ افواہ پھیل گئی کہ نئے کارتوس پر چربی لگی ہوئی ہے؟

(الف) کتے اور بلی کی (ب) گائے اور سور کی

(ج) کچھوے اور مینڈک کی (د) گائے اور بکری کی

(۹) "ایسی بے رُو وریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں" یہ قول ہے؟

(الف) مولانا اشرف علی تھانوی (ب) مولانا محمد اسماعیل

(ج) مولانا جعفر تھانیسری (د) سید احمد بریلوی

(۱۰) حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو سزا دی گئی؟

(الف) جیل کی (ب) پھانسی کی (ج) موت کی

(د) کالا پانی کی

جوابات: (۱) 712ء، (۲) گیارہویں صدی عیسوی سے، (۳) 1206ء، (۴) 1707ء، (۵) 1747ء، (۶) حیدری فوج، (۷) 1703ء، (۸) گائے اور سور کی، (۹) مولانا محمد اسماعیل، (۱۰) کالا پانی کی۔

سوال نمبر 2: خالی جگہ پُر کریں۔

(۱) قطب الدین ایبک نے برصغیر میں اسلامی حکومت کے دوران .... کو اپنا پایہ تخت بنایا۔

(۲) نادر شاہ نے .... میں برصغیر پر حملہ کیا۔

(۳) حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ .... کے صاحبزادے ہیں۔

(۴) 1761ء میں پانی پت کے تاریخی مقام پر .... اور .... کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہوئی۔

(۵) پانی پت کا میدانِ کارزار .... کا سجایا ہوا تھا۔

(۶) کامیاب معاشرہ کے قیام کے لئے اس کی .... کامیابی ضروری ہے۔

(۷) آریہ سماج گؤ رکھشا سبھا منائی کا بظاہر مقصد .... کا تحفظ تھا۔

(۸) انگریز .... کی غرض سے برصغیر میں داخل ہوئے۔

(۹) ایسٹ انڈیا کمپنی نے .... میں نواب سراج الدولہ سے بنگال فتح کیا۔

(۱۰) مشن سکولوں اور ہسپتالوں میں .... کی تبلیغ کی جاتی تھی۔

جوابات: (۱) دہلی، (۲) 1739ء، (۳) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، (۴) احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں، (۵) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، (۶) اقتصادی، (۷) گائے، (۸) تجارت، (۹) 1757ء، (۱۰) عیسائیت۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(۱) الثورۃ الھندیہ کے مصنف کا نام تحریر کریں۔

جواب: حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲) جنگِ آزادی میں حصہ لینے والے مشائخ میں سے چار کے نام لکھیں۔

جواب: ۱۔ مفتی صدر الدین آزردہ، ۲۔ مفتی عنایت احمد کاکوروی، ۳۔ مولانا فضل رسول بدایونی، ۴۔ مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی۔

(۳) برصغیر میں اشاعتِ اسلام کا سب سے پہلا سبب کیا تھا؟

جواب: برصغیر میں مسلمان تاجروں اور مبلغین کی آمد اشاعتِ اسلام کا سبب بنی۔

(۴) وہ کون سا حکمران تھا جس کی فتوحات نے برصغیر میں اشاعتِ اسلام کی راہ ہموار کی؟

جواب: سلطان محمد غوری کی فتوحات نے برصغیر میں اشاعتِ اسلام کی راہ ہموار کی۔

(۵) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: ۱۔حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، ۲۔شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) برصغیر میں اشاعتِ اسلام میں جن صوفیاء کرام نے حصہ لیا ان میں سے پانچ کے نام ذکر کریں۔

جواب: ۱۔ حضرت علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش، ۲۔ حضرت شیخ اسماعیل لاہور، ۳۔ حضرت سخی سرور، ۴۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ۵۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہم اللہ تعالیٰ

(۷) جنگِ آزادی کے آغاز میں کون سی ریاستیں انگریزوں کی وفادار رہیں؟

جواب: جنگِ آزادی کے آغاز میں پنجاب اور دیسی ریاستیں انگریزوں کی وفادار رہیں۔

(۸) حضرت علامہ فضلِ حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کالا پانی'' کی سزا کے دوران کن چیزوں پر کتاب لکھی؟

جواب: اس وقت آپ کے پاس کاغذ اور قلم کچھ نہ تھا آپ نے کوئلے سے کپڑوں اور لکڑیوں پر کتاب تحریر کی۔

(۹) برصغیر میں مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ اقتدار کا سورج غروب ہونے کی وجہ تحریر کریں۔

جواب: جب مسلمان حکمرانوں کی عیاشی اور اقتدار کی جنگ سے مسلمانوں کی اجتماعی قوت بکھر گئی اور برصغیر میں مسلم حکومت کمزور پڑ گئی تو اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا ایک ہزار سالہ اقتدار کا سورج غروب ہونے لگا۔

(۱۰) 10 مئی 1857ء کو کون سا واقعہ پیش آیا؟

جواب: 10 مئی 1857ء کو میرٹھ چھاؤنی کی تین رجمنٹوں نے کھلم کھلا بغاوت کردی اور جنگِ آزادی کا آغاز ہوگیا۔

(۱۱) مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی برتری کی وجوہات ذکر کریں۔

جواب: ہندو طویل عرصہ تک حکومت سے دور رہنے کی وجہ سے کاروباری ہوگئے، ہندوؤں نے دوکانداری، تجارت اور دیگر کاروبار میں دلچسپی لینا شروع کردی اور یوں مسلمان تجارتی حوالے سے ہندوؤں کے محتاج ہوگئے وہ ان سے سودا خریدتے اور اپنی چیز گروی رکھتے اس طرح ہندو اقتصادی اور معاشرتی لحاظ سے منظم اور کامیاب ہوگئے اور مسلمانوں پر برتری لے گئے۔

(۱۲) برصغیر میں انگریز کی آمد کب اور کیسے ہوئی اور انہوں نے کس طرح یہاں کی حکومت پر قبضہ کیا؟

جواب: انگریز تجارت کی غرض سے برصغیر آئے۔ جب انہوں نے یہاں کے حالات کو اپنے لئے سازگار دیکھا تو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے معاملات میں دخل اندازی شروع کی اور یوں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے میں کامیاب ہوگئے۔ چنانچہ 1757ء میں بنگال فتح کرنے کے بعد 1857ء تک ایک ایک کر کے تمام بڑی ریاستوں کو فتح کرلیا۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر 4: برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب تفصیلاً ذکر کریں۔

جواب:

1707ء میں مغلیہ فرماں روا اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد اس کے نالائق اور کمزور جانشین اس وسیع سلطنت کو نہ سنبھال سکے اور مرکز کی کمزوری کی وجہ سے علاقائی ریاستوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ اسی زمانے میں ایران میں نادر شاہ نے بڑی قوت حاصل کر لی اور 1739ء میں اس نے برصغیر پر حملہ کر کے مغل بادشاہ محمد شاہ رنگیلا کو کرنال کے مقام پر شکست دی اور دہلی میں قتلِ عام کا حکم دیا جس کے نتیجے میں خون کی ندیاں بہائی گئیں۔

1747ء میں جب نادر شاہ قتل ہوا تو افغانستان میں احمد شاہ ابدالی نے خود مختار ریاست قائم کر لی۔ اس نے کئی بار برصغیر پر حملے کر کے مغلیہ سلطنت کی رہی سہی ساکھ کو بھی ختم کر دیا۔

زوال کے اسباب:

کسی بھی قوم کے زوال میں بنیادی طور پر اس کی اپنی کمزوریوں کا دخل ہوتا ہے، پھر بیرونی سازشیں اس زوال کو اس کے منطقی نتیجہ پر پہنچاتی ہیں۔ اگر ہم برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کا سرسری جائزہ لیں تو درج ذیل اسباب سامنے آتے ہیں۔

☆ نااہل حکمران

☆ مذہب سے روگردانی

☆ مرکزی کمزوری کے باعث بیرونی حملے

☆ اقتدار کی جنگ

☆ نئی ایجادات سے ناواقفیت

☆ جذبۂ جہاد کی کمی

☆ سستی اور آرام طلبی

☆ امراء کی مفاد پرستی

☆ ہندوؤں کی سازشیں

☆ بحری قوتوں کی عدم موجودگی

☆ مرہٹوں اور سکھوں کا عروج

☆ اخلاقی انحطاط

☆ درباری سازشیں

☆ تاجروں کی شکل میں انگریز کی آمد

سوال نمبر 5: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات تحریر کریں۔

جواب:

دہلی کو فتح کرنے کے بعد برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ نے برصغیر کو باقاعدہ برطانیہ کی نوآبادی بنانے کا اعلان کر دیا اور یوں مسلمان انگریز اور ہندو دونوں کی غلامی میں چلے گئے اور مسلمانوں کے اقتدار کی کشتی ڈوب گئی۔

جنگِ آزادی اور اس کی وجوہات:

مسلمانوں کے سامنے دو محاذ تھے، برصغیر سے انگریز کے غاصبانہ تسلط کو ختم کرنا اور

برصغیر کے مسلمانوں کے لئے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر علیحدہ مملکت کا قیام، جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی ثقافت کو فروغ دے سکیں اور اسلامی نظامِ حکومت قائم ہو سکے۔ ان دونوں محاذوں میں پہلا محاذ آزادی کا تھا چنانچہ برصغیر کے مسلمانوں نے آزادیٔ ہند کے لئے جدوجہد شروع کر دی، اس کی بنیاد سیاسی، معاشرتی، مذہبی اور فوجی وجوہات بھی تھیں۔ انگریز حکومت برصغیر کے باشندوں بالخصوص مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں دلچسپی لے رہی تھی اور حکومتی سرپرستی میں مشن سکولوں اور ہسپتالوں میں کھلم کھلا عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی تھی۔

مشنری پادریوں کی بے لگامی:

چارٹر ایکٹ 1813ء کی رو سے برطانوی حکومت نے مشنری پادریوں کو براعظم میں آنے اور یہاں آباد ہونے کی اجازت دے کر عیسائیت کی تبلیغ کا ایک نیا جوش پیدا کر دیا۔ یہ مشنری بہت تنگ نظر اور متعصب واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے نا صرف یہ کہ مختلف طریقوں سے عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی بلکہ دیگر مذاہب پر ناروا تنقید بھی کرتے اور نازیبا اور بیہودا تحریروں کے ذریعے نفرت بھی پھیلاتے۔ ان وجوہات کی بنا پر انگریز کے خلاف جنگِ آزادی کا آغاز ہو گیا۔

جنگِ آزادی کا آغاز:

اگرچہ جنگِ آزادی کے لئے یہ تمام وجوہات جواز فراہم کرتی تھیں لیکن اس کی فوری وجہ ایک نئی قسم کی رائفل اور چربی والے کارتوس تھے، اس کارتوس کو استعمال کرنے سے پہلے دانتوں سے کاٹنا پڑتا تھا۔ فوج میں یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ نئے کارتوس پر گائے اور

سور کی چربی لگی ہوئی ہے۔ چونکہ گائے ہندوؤں کے نزدیک مقدس اور سور مسلمانوں کے نزدیک حرام ہے اس لئے فوجی سپاہی غصہ سے بے قابو ہو گئے جس کے ردِّ عمل میں 10 مئی 1857ء کو میرٹھ چھاؤنی کی تین رجمنٹوں نے کھلم کھلا بغاوت کر دی اور جنگِ آزادی کا آغاز ہو گیا۔ جنگِ آزادی کی ابتداء میں پنجاب اور دیسی ریاستیں انگریزوں کی وفادار رہیں اور انہوں نے قومی اور ملکی مفاد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انگریزوں کی مالی اور فوجی مدد کی چنانچہ انگریزوں نے اکتوبر 1857ء تک جنگِ آزادی کو ناکام بنا کر رکھ دیا اور اس کے بعد نوے سال تک برصغیر پر حکمران رہے۔

سوال نمبر 6: جنگِ آزادی کے مجاہدِ اعظم علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ برصغیر کے علماء نے ہر مشکل وقت میں قوم کی راہنمائی کی۔ اگرچہ کچھ علماء نے علماءِ سوء کا کردار بھی ادا کیا لیکن علماءِ اہلِ سنت نے ہمیشہ تاریخی کردار ادا کیا۔ چنانچہ تحریکِ آزادی ہند کے موقع پر بھی علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلِ سنت نے جیل کی سخت سزائیں برداشت کیں لیکن پھر بھی کسی لالچ یا خوف کو خاطر میں لائے بغیر برصغیر کے باشندوں کی آزادی کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔

حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس جماعت کے سرخیل تھے جن کو جزیرۂ انڈیمان میں ''کالا پانی'' کی سزا دی گئی اور اس قدر مصائب ڈھائے گئے کہ اگر پہاڑ

پر بھی ڈالے جاتے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ آپ نے ان تمام مصائب کا ذکر اپنی شہرہ آفاق، معرکتہ الاراء تصنیف ''رسالہ غدریہ'' میں کیا ہے جسے ''الثورۃ الہندیہ'' کے نام سے مولانا ابوالکلام آزاد نے طبع کرایا۔

''کالا پانی'' کی سزا کے دوران آپ نے یہ کتاب لکھی اور اس وقت آپ کے پاس کاغذ اور قلم کچھ نہ تھا آپ نے یہ کتاب کوئلے سے کپڑوں اور لکڑیوں پر تحریر کی۔ اس کتاب کے تعارفی مضمون میں معروف رائٹر رئیس احمد نے لکھا ہے:

''مولانا فضل حق خیر آبادی یگانہ روز عالم تھے عربی کے مانے ہوئے ادیب اور شاعر تھے عقلی علوم کے امام و مجتہد تھے۔ ان سب خصائص سے بالاتر ان کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ بہت بڑے سیاستدان، مدبر اور مفکر بھی تھے، مسند تدریس پر بیٹھ کر وہ علوم و فنون کی تعلیم دیتے تھے اور ایوان حکومت میں پہنچ کر وہ دوررس فیصلے کرتے تھے وہ بہادر اور شجاع بھی تھے۔ غدر (تحریک آزادی) کے بعد نہ جانے کتنے سورما اور رزم آرا ایسے تھے جو گوشہ عافیت کی تلاش میں مارے مارے پھرتے تھے۔ لیکن مولانا فضل حق ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے کئے پر نادم اور پشیمان نہیں تھے''۔

حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ وہ مجاہد تھے جنھوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا، انگریز کی طرف سے رہائی کی پیشکش کے باوجود اپنا فتویٰ واپس نہ لیا اور جیل کی سختیاں برداشت کیں۔ جب آپ کی رہائی کا پروانہ آیا تو آپ کا جنازہ جیل سے باہر آرہا تھا۔

سوال نمبر 7: جنگِ آزادی میں جن علماء و مشائخ نے اہم کردار ادا کیا ان کا ذکر کریں۔

جواب:

۱۔ علامہ فضل حق خیر آبادی، ۲۔ مفتی عنایت احمد کاکوروی، ۳۔ مولانا فضل رسول بدایونی، ۴۔ مفتی صدر الدین آزردہ، ۵۔ مولانا مفتی لطف اللہ علی گڑھی، ۶۔ مولانا سید کفایت علی کافی مرادآبادی، ۷۔ مولانا عبدالجلیل شہید علی گڑھی، ۸۔ مجاہد اعظم مولانا سید احمد اللہ شاہ شہید، ۹۔ مولانا امام بخش صہبائی، ۱۰۔ جنرل بخت خان رحمہم اللہ تعالیٰ

☆..........☆..........☆..........☆
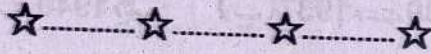
باب دوم

تحریکِ پاکستان

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل چار جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(۱) برصغیر میں کانگری وزارتیں قائم رہیں؟

(الف) 1937ء سے 1940ء تک (ب) 1937ء سے 1939ء تک

(ج) 1937ء سے 1942ء تک (د) 1939ء سے 1942 تک

(۲) اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد ہے؟

(الف) قرآن وسنت (ب) اسلامی فقہ (ج) قرآن

(د) منطق

(۳) اعمال کا بدلہ دیا جانے کا دن کہلاتا ہے؟

(الف) جمعہ کا دن (ب) عید کا دن (ج) قیامت کا دن

(د) حج کا دن

(۴) گاندھی نے کانگرس کی طرف سے تحریکِ ترکِ موالات کا اعلان کیا؟

(الف) 1930ء (ب) 1935ء (ج) 1925ء (د) 1920ء

(۵) امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے علوم وفنون پر کتب تصنیف کیں؟

(الف) تقریباً 50 (ب) تقریباً 70 (ج) تقریباً 90

(د) تقریباً 100

(۶) قائداعظم نے مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھالی؟

(الف) 1940ء میں (ب) 1938ء میں

(ج) 1934ء میں (د) 1930ء میں

(۷) برطانوی حکومت نے برصغیر میں نیا آئین نافذ کیا؟

(الف) 1920ء میں (ب) 1925ء میں

(ج) 1940ء میں (د) 1950ء میں

(۸) امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے 1912ء میں ایک رسالہ تحریر فرمایا؟

(الف) الثورۃ الہندیہ (ب) رسالہ غدیریہ

(ج) تدبیر فلاح ونجات واصلاح (د) العاقب

(۹) پاکستان کا نام تجویز کیا؟

(الف) چوہدری رحمت علی (ب) قائداعظم

(ج) علامہ اقبال (د) لیاقت علی خان

(۱۰) امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں معاشی نکات پیش فرمائے؟

(الف) 3 (ب) 4 (ج) 5 (د) 6

جوابات: (۱) 1937ء سے 1939 تک، (۲) قرآن وسنت، (۳) قیامت کا دن، (۴) 1920ء، (۵) تقریباً 50، (۶) 1934ء میں، (۷) 1925ء میں، (۸) تدبیر فلاح ونجات واصلاح، (۹) چوہدری رحمت علی، (۱۰) 4۔

سوال نمبر 2: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) عقیدہ ختم نبوت کا منکر.......... ہے۔

(۲) اسلام میں قانون کا سرچشمہ.......... اور.......... ہے۔

(۳) پرامن معاشرے کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ اس کے افراد.......... قائم کریں۔

(۴) خواجہ محمد سعید نے.......... میں وفات پائی۔

(۵) امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ.......... میں پیدا ہوئے۔

(۶) ہم ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے.......... کی قربانی موقوف نہیں کر سکتے۔

(۷) ہندوؤں نے سکولوں میں ایک دل آزاد ترانہ رائج کیا جو.......... کہلاتا تھا۔

(۸) علامہ اقبال نے.......... میں خطبہ الہ آباد دیا۔

(۹) قائداعظم نے.......... میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

(۱۰) 1885ء میں.......... کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم ہوئی۔

جوابات: (۱) کافر، (۲) قرآن وسنت اور فقہ اسلامی، (۳) بھائی چارہ، (۴) 1070ھ، (۵) 1856ء، (۶) گائے، (۷) بندے ماترم، (۸) 1930ء، (۹) 1913ء، (۱۰) انڈین نیشنل کانگرس۔

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(۱) مسلم زبان اور ثقافت کی مخالفت پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: انگریز حکومت کی موجودگی میں ہندو ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے کہ ہندی زبان کو ملک بھر کی زبان کا درجہ مل جائے اور وہ اردو زبان اور مسلم ثقافت کو مٹانے کے درپے تھے۔

(۲) عبادات کا معنی بیان کریں۔

جواب: عبادت کا معنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ماننا اور بنیادی طور پر چند کام بطور عبادت فرض ہیں، نماز پڑھنا، روزے رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور جہاد جو کہ فرضِ کفایہ ہے۔

(۳) میثاق لکھنؤ سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1916ء میں مسلم لیگ اور کانگرس پارٹی کے درمیان لکھنؤ میں ایک سیاسی سمجھوتہ ہوا جسے میثاق لکھنؤ کہتے ہیں۔

(۴) رسالہ ''السوادالاعظم'' کس کی تصنیف ہے؟

جواب: سید نعیم الدین مرادآبادی۔

(۵) امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے درسی علوم کتنے سال کی عمر میں مکمل کیے؟

جواب: چودہ سال کی عمر میں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے علوم درسیہ معقولہ ومنقولہ کی تکمیل کی۔

(۶) چوہدری رحمت علی نے پاکستان کا نام کس سن میں تجویز کیا؟

جواب: 1933ء میں۔

(۷) مغلیہ حکمران اکبر کی جدوجہد کے مقاصد تحریر کریں۔

جواب: قومی حکومت کا قیام، ہندوؤں سے مفاہمت، متحدہ ہندوستان۔

(۸) نظریہ پاکستان کس چیز پر مبنی ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان اسلامی نظریہ حیات پر مبنی ہے۔

(۹) ہندو مسلم اتحاد کا سبب بیان کریں۔

جواب: تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات یہ دونوں تحریکیں ہندو مسلم اتحاد کا سبب بنی۔

(۱۰) تقسیمِ ہند کے سلسلے میں مفصل تجاویز کس نے پیش کیں؟

جواب: محمد عبدالقدیر نے تقسیمِ ہند کے سلسلے میں مفصل تجاویز گاندھی کے سامنے پیش کیں۔

(۱۱) تحریک پاکستان کے محرکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: تحریک پاکستان کے محرکات درج ذیل ہیں:

(1) فرقہ وارانہ فسادات، (2) معاشرتی حالات، (3) مسلم زبان و ثقافت کی مخالفت، (4) کانگریسی وزارتیں۔

(۱۲) دوقومی نظریہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: دوقومی نظریہ کا مطلب یہ ہے کہ برصغیر میں دو قومیں آباد ہیں جو زبان، ثقافت اور انداز زندگی کے لحاظ سے مختلف ہیں لہذا ان کے لیے الگ الگ ملک کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۳) اسلامی نظریہ حیات پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد قرآن وسنت اور ان کی روشنی میں جدید مسائل کا حل جید علماء تلاش کرتے ہیں جسے اسلامی فقہ کہا جاتا ہے۔ اسلامی نظریہ حیات میں عقائد، عبادات، قانون کی حکمرانی، عدل وانصاف، اخوت ومساوات اور اسلام واقتدارِ اعلیٰ شامل ہیں۔

(۱۴) امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور دوقومی نظریہ کے سلسلہ میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہما اللہ کے بعد دوقومی نظریہ کے تحفظ کا سہرا

جس شخصیت کے سر سجتا ہے وہ چودھویں صدی کے مجدد حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت ہے۔ آپ نہ صرف یہ کہ انگریز کے سخت مخالف تھے بلکہ ہندو مسلم اتحاد کو بھی ناپسند کرتے تھے اور دوقومی نظریہ کے عظیم مبلغ تھے۔

(۱۵) تقسیم ہند کے سلسلے میں جناب عبدالقدیر نے جو تجاویز گاندھی کو پیش کیں ان کی وضاحت کریں۔

جواب: تقسیم ہند کے سلسلے میں جناب عبدالقدیر نے 1925ء میں جو تجاویز مسٹر گاندھی کے سامنے پیش کیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مختلف اضلاع کو ملا کر تین صوبے بنائیں جائیں۔ اس تقسیم کے بعد ملک کے ہر حصے کا نظم ونسق اس کی رعایا کی اکثریت کے مفاد کے مطابق چلایا جائے۔ قلیل تعداد والوں کی حفاظت اور ان کے رسم ورواج کے قواعد بنائیں جائیں۔

(۱۶) چوہدری رحمت نے کب تقسیم ہند کی تائید کی اور جدید ریاست کا نام کیا تجویز کیا؟

جواب: چوہدری رحمت علی نے تقسیم ہند کی تائید 1933ء میں کی اور جدید ریاست کا نام ''پاکستان'' تجویز کیا۔

(۱۷) انڈین نیشنل کانگرس کب اور کن مقاصد کے لئے قائم کی گئی؟

جواب: انڈین نیشنل کانگرس 1885ء میں قائم کی گئی۔ اس کا مقصد ہندوؤں کی تمام جماعتوں کی نمائندگی تھی۔

(۱۸) آل انڈیا مسلم لیگ کی تشکیل کس سن میں ہوئی؟ اور یہ نام کس نے تجویز کیا؟

جواب: آل انڈیا مسلم لیگ کی تشکیل 1906ء میں ہوئی اوراس کا نام میاں محمد شفیع نے تجویز کیا۔

(۱۹) آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے محرکات تحریر کریں۔

جواب: اس کے قیام کے تین محرکات ہیں:

☆ ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق کی مسلسل حق تلفی

☆ کانگرس کی فرقہ وارانہ ذہنیت

☆ مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت وہ یہاں بطور حکمران آئے تھے اور اسلامی تمدن ان کا امتیازی نشان تھا۔

(۲۰) نہرو رپورٹ کس سن میں شائع ہوئی اوراس میں کیا خرابیاں تھیں؟

جواب: نہرو رپورٹ 1928ء میں شائع ہوئی اوراس میں میثاق لکھنؤ کی ان شقوں کا رد کر دیا گیا جو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے منظور کی گئی تھیں۔

(۲۱) مسلم قومیت کے حوالے سے قائداعظم نے گاندھی کو کیا جواب دیا؟

جواب: مسلم قومیت کے حوالے سے قائداعظم نے فرمایا: کہ ہم اپنے قوانین واخلاقیات، رسم ورواج، تاریخ اور روایات مختصر یہ کہ زندگی اور زندگی کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر دوسروں سے ممتاز کیا جاسکتا ہے اور بین الاقوامی قانون کی ہر شق کے حوالے سے ہم قوم کی تعریف پر پورے اترتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر 4: دوقومی نظریہ پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

چونکہ مسلمان اور غیر مسلم دو الگ قومیں ہیں۔ ان کی ثقافت، زبان، رسم ورواج اور اندازِ زندگی مختلف ہے اس لئے ضروری تھا کہ مسلمان ایک آزاد مملکت میں اپنا الگ ثقافتی اور مذہبی وجود قائم رکھ سکیں۔

اسلامی نظریہ حیات:

نظریہ پاکستان اسلامی نظریہ حیات پر مبنی ہے اور اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جدید مسائل کا حل جید علماء کرام تلاش کرتے ہیں اور اسے اسلامی فقہ کہا جاتا ہے۔ اسلامی نظریہ حیات کی چند اہم باتیں درج ذیل ہیں:

عقائد:

اسلام میں عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور تمام دین کی عمارت اسی بنیاد پر قائم ہے، بنیادی طور پر عقائد چند باتوں پر مشتمل ہے، اللہ کو ایک ماننا، تمام رسولوں اور نبیوں کی رسالت اور نبوت پر ایمان رکھنا، تمام آسمانی کتابوں، فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا۔

قانون کی حکمرانی:

کسی بھی معاشرے میں قانون کی حکمرانی ضروری ہوتی ہے ورنہ طاقت ور لوگ

کمزور لوگوں کی زندگی کو عذاب بنا دیتے ہیں۔اسلام میں قانون کا سرچشمہ قرآن وسنت اور اسلامی فقہ ہے اور قانون کی نظر میں سب لوگ برابر ہیں۔

عدل وانصاف:

عدل وانصاف اسلامی قانون کا طرۂ امتیاز ہے اور تاریخ میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔جیسے بنومخزوم قبیلہ کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تو حضور ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔جب اس کی سفارش کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا!اس کی جگہ اگر میری اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔

دوقومی نظریہ اور مجدد الف ثانی:

مغلیہ حکمران اکبر کے زمانے میں دوقومی نظریہ کو ختم کرکے ہندو مسلم اتحاد کے تحت دین الٰہی کے نام سے ایک معجون مرکب بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہندوازم کو برتری دی گئی اور مسلمانوں کے شعار کو ختم کر دیا گیا۔کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" کی جگہ "اکبر خلیفۃ اللہ" داخل کر دیا گیا، گائے کی قربانی پر پابندی لگادی گئی، خنزیر اور بتوں کا احترام کیا جانے لگا، شراب اور جوئے خانے عام ہوگئے، علماء کرام کو زبردستی شراب پلائی جانے لگی، عورتوں کے پردہ کرنے پر پابندی لگادی گئی اور سرِ عام اسلامی شعار کا مذاق اڑایا جانے لگا۔

ان حالات کا توڑ کرنے اور دوقومی نظریہ کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے مجدد الف ثانی میدان میں نکلے اور موجودہ مغل حکمران اکبر کے مقاصد کے مقابلے میں آپ نے ان مقاصد کے لئے جدوجہد فرمائی:

☆ اسلامی حکومت کا قیام

☆ ہندوؤں سے عدمِ مفاہمت

☆ اسلامی ہند کی تعمیر

آپ کے رفقاء میں سے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دوقومی نظریہ اور اسلامی تشخص کا دفاع کیا۔اسی کا نتیجہ تھا کہ تحریکِ پاکستان میں آپ کے شاگردوں، مریدین اور متعلقین، علماء و مشائخ نے قیامِ پاکستان کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔

سوال نمبر5: تقسیمِ ہند میں مسلم راہنماؤں کا کردار ذکر کریں۔

جواب:

جناب عبدالقدیر نے تقسیم ہند کے سلسلے میں مفصل تجاویز 1925ء میں گاندھی کے سامنے رکھیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مختلف اضلاع کو ملا کر تین صوبے بنائے جائیں۔اس تقسیم کے بعد ملک کے ہر حصے کا نظم ونسق اس کی رعایا کی اکثریت کے مفادات کے مطابق چلایا جائے، قلیل تعداد والوں کی حفاظت اور ان کے رسم ورواج کے لئے قواعد بنائے جائیں، آبادی کے تبادلہ کیلئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تاکہ کم تعداد والے اگر کسی وجہ سے وطن ترک کرکے اپنے قوم کے حلقۂ اثر میں جانا چاہیں تو وہ کسی نقصان کے بغیر سکونت تبدیل کرسکیں۔

علامہ اقبال کی تجویز:

1930ء میں ڈاکٹر محمد اقبال نے الہ آباد میں مسلم لیگ کے اکیسویں اجلاس میں سیاسی پلیٹ فارم سے اسی تجویز کو آگے بڑھایا پھر یہی تجویز 1931ء میں گول میز کانفرنس کے موقع پر انگلستان میں حکومت برطانیہ کے سامنے پیش کیں۔

علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی کی تجویز:

1931ء میں صدرالافاضل علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ

علیہ نے رسالہ "السواد الاعظم" میں لکھا:

"جب ہندو اپنی حفاظت اسی میں سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے محلوں سے علیحدہ ہو جائیں اور اپنی حدود الگ کر لیں تو مسلمانوں کو یقیناً ان کے محلوں میں جانے سے اور ان کے ساتھ کاروبار رکھنے میں احتیاط کرنی چاہئے اور دونوں اپنی اپنی حدود جداگانہ رکھیں۔

اسی نقطہ کو ملحوظ رکھ کر سیاسی مباحث طے کر لیں یعنی ہندوستان میں ملک کی تقسیم سے ہندو مسلم علاقے جدا جدا بنا لیں تاکہ باہمی تصادم کا خدشہ اور خطرہ باقی نہ رہے۔ ہر علاقے میں اسی علاقہ والوں کی حکومت ہو، مسلم علاقہ میں مسلمانوں کی اور ہندو علاقہ میں ہندوؤں کی حکومت ہو"۔

سوال نمبر 6: قائداعظم کے چودہ نکات تحریر کریں۔

جواب:

قائداعظم نے نہرو رپورٹ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور 1929ء میں قائداعظم نے چودہ نکات پر مشتمل اصولوں کا ایک خاکہ تیار کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو خودمختاری دی جائے۔

☆ تمام صوبائی حکومتوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خودمختاری دی جائے۔

☆ صوبوں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے۔

☆ مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

☆ جداگانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہئے البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکتا ہے۔

☆ اگر صوبوں کی حدود میں تبدیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مسلم

اکثریت والے صوبوں میں مسلمان بدستور اکثریت میں رہیں۔

☆ تمام لوگوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔

☆ اگر کوئی مسودۂ قانون کسی خاص فرقہ کے متعلق ہو اور اس فرقہ کے تین چوتھائی اراکین اس مسودۂ قانون کے خلاف رائے دیں تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔

☆ سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔

☆ صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دیگر صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔

☆ مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

☆ مسلمانوں کو مذہبی اور ثقافتی تحفظ دیا جائے۔

☆ صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

☆ صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی رد و بدل نہ کیا جائے۔

☆..........☆..........☆..........☆

باب سوم

قیامِ پاکستان

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل چار جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(۱) قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا؟

(الف) 1930ء میں (ب) 1940ء میں (ج) 1950ء میں
(د) 1960ء میں

(۲) برطانی وزراء پر مشتمل وفد برصغیر میں آیا؟

(الف) 1944ء (ب) 1945ء (ج) 1946ء (د) 1947ء

(۳) علی گڑھ یونیورسٹی قائم کی؟

(الف) علامہ اقبال (ب) لیاقت علی خان (ج) خان احمد جنجوعہ (د) سرسید احمد خاں

(۴) قائداعظم نے سفیرِ اسلام کا لقب دیا؟

(الف) پیر جماعت علی شاہ صاحب (ب) نعیم الدین مراد آبادی
(ج) عبدالعلیم صدیقی (د) سید دیدار علی شاہ صاحب

(۵) دیوبند کے علماء نے کانگرس سے علیحدگی اختیار کی؟

(الف) 1937ء میں (ب) 1940ء میں (ج) 1941ء میں
(د) 1947ء میں

(۶) پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کا نام؟

(الف) حسین شہید سہروردی (ب) قائداعظم محمد علی جناح
(ج) عبدالعلیم صدیقی (د) خواجہ ناظم الدین

(۷) صوبائی انتخابات میں مسلم لیگ نے نشستیں جیتیں؟

(الف) 70 (ب) 72 (ج) 75 (د) 76

(۸) برصغیر میں ریاستیں تھیں؟

(الف) 535 (ب) 635 (ج) 735 (د) 835

(۹) مسلم لیگ نے سندھ میں اپنی وزارت قائم کی؟

(الف) 1738ء میں (ب) 1838ء میں (ج) 1936ء میں
(د) 1938ء میں

(۱۰) پاکستان کی آزادی کے وقت مبارک رات تھی؟

(الف) لیلۃ القدر کی (ب) جمعہ کی (ج) عید کی (د) حج کی

جوابات: (۱) 1940ء میں، (۲) 1946ء، (۳) سرسید احمد خاں، (۴) عبدالعلیم صدیقی، (۵) 1937ء میں، (۶) قائداعظم محمد علی جناح، (۷) 75، (۸) 635، (۹) 1938ء میں، (۱۰) لیلۃ القدر کی۔

سوال نمبر 2: خالی جگہ پُر کریں۔

(۱) قائداعظم نے پاکستان کی بنیاد .... پر رکھی۔

(۲) حکومتِ برطانیہ نے .... کو قانون آزادیٔ ہند منظور کیا۔

(۳) 3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق غیر مسلم اکثریتی صوبے .... کا

حصہ بن گئے۔

(۴) صوبہ سرحد کا سیاسی مستقبل کا فیصلہ.......... کے ذریعے کیا جائے۔

(۵) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کے تحت .... کو .... سے الگ کر کے صوبہ بنایا گیا۔

(۶) محمد بن قاسم کے بعد صوبہ.......... تقریباً تین صدیوں تک عباسی خلافت کا صوبہ رہا۔

(۷).......... کی صدارت میں باؤنڈری کمیشن قائم کیا گیا۔

(۸) بنگال کو.......... میں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

(۹) مسلم لیگ.......... کی نمائندہ جماعت ہے۔

(۱۰) قراردادِ لاہور کو.......... بھی کہا جاتا ہے۔

جوابات: (۱) لا الٰہ الا اللہ، (۲) 18 جولائی 1947ء، (۳) ہندوستان، (۴) ریفرینڈم، (۵) سندھ کو ممبئی، (۶) سندھ، (۷) ریڈکلف، (۸) 1905ء میں، (۹) مسلمانوں (۱۰) قراردادِ پاکستان۔

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(۱) تحریک پاکستان کا نیا دور کب شروع ہوا؟

جواب: 23 مارچ 1940ء کی قرارداد کے بعد مسلم لیگ نئے دور میں داخل ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی تحریک پاکستان کا نیا دور شروع ہو گیا۔

(۲) برطانوی وزراء کی طرف سے آئین کی تجاویز تحریر کریں۔

جواب: ۱۔ برصغیر کی دستور ساز اسمبلی آئین تیار کرے، ۲۔ برصغیر میں وفاقی طرز کی حکومت قائم کی جائے، ۳۔ برطانوی ہند کے تین گروپ بنائے جائیں۔

(۳) مسلم لیگ نے راست اقدام کا فیصلہ کیوں کیا؟

جواب: مسلم لیگ نے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے خصوصاً پاکستان کے قیام کے مطالبے کی حمایت کے لئے راست اقدام کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۴) آل انڈیا سنی کانفرنس کے نام سے تنظیم کی بنیاد کب رکھی گئی؟

جواب: آل انڈیا سنی کانفرنس کے نام سے تنظیم کی بنیاد مارچ 1925ء میں رکھی گئی۔

(۵) تحریکِ پاکستان کی کامیابی کے لئے مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دینے والے علماء میں سے پانچ کے نام تحریر کریں۔

جواب: سید معصوم شاہ صاحب، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب، علامہ شریف صاحب کوٹلی لوہاراں، علامہ سید دیدار علی شاہ صاحب، پیر امین الحسنات صاحب مانکی شریف۔

(۶) پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کا نام بتائیں۔

جواب: پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان تھے۔

(۷) ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام کس سن میں عمل میں آیا؟

جواب: 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

(۸) پاکستان بننے کے تین دن بعد کراچی میں سرکاری سطح پر جو نماز عید الفطر ادا کی گئی اس کی امامت کس نے کرائی؟

جواب: پاکستان بننے کے تین دن بعد کراچی میں سرکاری سطح پر جو نماز عید الفطر ادا کی گئی اس کی امامت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔

(۹) آل انڈیا سنی کانفرنس کے نام سے قائم تنظیم کے صدر اور ناظم اعلیٰ کا نام

تحریر کریں۔

جواب: صدر: محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ

ناظم اعلیٰ: صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمھم اللہ

(۱۰) آل انڈیا سنی کانفرنس کس سن میں بنارس میں منعقد ہوئی؟

جواب: 27 تا 30 اپریل 1946ء میں بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی۔

(۱۱) قراردادِ لاہور کب اور کہاں پیش کی گئی؟ اس کا مقصد کیا تھا؟

جواب: قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو اقبال پارک لاہور میں پیش کی گئی۔ اس کا مقصد تھا کہ مسلمانانِ برصغیر کا علیحدہ وطن ہونا چاہیے جو برصغیر کے ان علاقوں پر مشتمل ہو جن میں مسلمان اکثریت میں ہیں۔

(۱۲) ان علماء کے نام بتائیں جنہوں نے قراردادِ لاہور کے موقع پر شرکت کی؟

جواب: ان علماء میں پیر سید جماعت علی شاہ، حضرت پیر صاحب مانکی شریف، حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی، مجاہد ملت علامہ عبدالستار خان نیازی رحمھم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

(۱۳) 1945ء کے انتخابات میں مسلمانوں کی کامیابی کا مختصر جائزہ تحریر کریں۔

جواب: 1945ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لئے مخصوص تمام نشستیں جیت لیں اور مسلم لیگ کے امیدواروں کے اکثر مخالفین کی ضمانتیں ضبط ہوگئیں۔ پھر فروری 1946ء میں صوبائی انتخابات منعقد ہوئے جن میں مسلم لیگ کے امیدواروں نے زبردست کامیابی حاصل کی۔

(۱۴) 1946ء میں برطانوی وزراء نے برصغیر کے آئندہ آئین کے لئے کیا تجاویز پیش کیں اور ان کو مسترد کیوں کیا گیا؟

جواب: 1946ء میں برطانوی وزراء نے برصغیر کے آئندہ آئین کے لئے تجاویز پیش کیں کہ

☆ برصغیر کی دستور ساز اسمبلی آئین تیار کرے۔

☆ برصغیر میں وفاقی طرز کی حکومت قائم کی جائے۔

☆ برطانوی ہند کے تین گروپ بنائے جائیں ایک گروپ میں بنگال اور آسام، دوسرے میں پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان مسلم اکثریت والے صوبے ہوں، تیسرے میں ہندو اکثریت والے صوبے ہوں۔

ان تجاویز کو مسترد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کانگریس کو دس سال بعد پاکستان قائم ہوتا نظر آ رہا تھا اور مسلم لیگ نے اس بنیاد پر رد کیا کہ اس سے قیام پاکستان میں دس سال کی تاخیر نظر آ رہی تھی۔

(۱۵) تحریک پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کا کیا کردار رہا ہے؟

جواب: 1937ء میں دارالعلوم دیوبند کے چند علماء نے کانگرس کی غداری کی وجہ سے اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور پھر 1945ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔

(۱۶) قانون آزادی ہند کیا ہے؟ اس کے مطابق تقسیم ہند کی کون سی تاریخ طے ہوئی؟

جواب: حکومت برطانیہ نے 18 جولائی 1947ء کو برصغیر کو دو ملکوں میں تقسیم کرنے کے لئے قانون آزادیٔ ہند منظور کیا۔

(۱۷) پاکستان کی آزادی کس سن، کس مہینے اور کس تاریخ کو ہوئی اور اس وقت کون سی مبارک رات تھی؟

جواب: پاکستان 14 اگست 1947ء کو آزاد ہوا اور اس وقت لیلۃ القدر (27 رمضان المبارک) کی مبارک رات تھی۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر 4: تحریکِ پاکستان میں علماء و مشائخ کا کردار بیان کریں۔

جواب:

اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک پاکستان کی قیادت مسلم لیگ نے کی اور قائد اعظم محمد علی جناح اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے ساتھ ساتھ دوسرے اہم راہنماؤں نے قیام پاکستان کے لئے کلیدی کردار ادا کیا۔ لیکن مسلم لیگ کی حمایت میں برصغیر کے علماء و مشائخ نے بھرپور جدوجہد کی اور ایک اسلامی، فلاحی مملکت کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔ اس سلسلے میں علماء اہل سنت نے اجتماعی طور پر آل انڈیا سنی کانفرنس کے تحت بڑی بڑی کانفرنسیں کر کے مسلم لیگ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس:

برصغیر کے مسلمانوں کی پریشان کن صورتحال بدلنے اور اسلام دشمن قوتوں کی چالوں کو ناکام بنانے کیلئے مارچ 1925ء میں ہندوستان کے شہر مراد آباد میں اہلسنت کے جید علماء کرام جمع ہوئے اور "الجمعیۃ العالمیۃ المرکزیہ" کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی جس کے صدر محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب اور ناظم اعلیٰ صدر الافاضل مولانا

سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہما اللہ مقرر ہوئے۔

پاکستان بننے کے بعد آل انڈیا سنی کانفرنس کو جمعیت علماء پاکستان کا نام دے کر اس کی نشأۃ ثانیہ کی گئی جس کے صدر غازیٔ کشمیر مجاہد ختم نبوت علامہ ابوالحسنات اور ناظم اعلیٰ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہما اللہ مقرر ہوئے۔

27 تا 30 اپریل 1946ء میں بنارس میں منعقد ہونے والی آل انڈیا سنی کانفرنس نے تحریک پاکستان کو جس قدر کمک پہنچائی اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کانفرنس میں ہزاروں علماء نے شرکت کی اور یہ قرارداد منظور کی:

"آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہلسنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن قربانی کے واسطے تیار ہیں اور اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں فقہی اصولوں کے مطابق ہو"۔

تحریک پاکستان کی کامیابی کیلئے مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دینے والے علماء کرام و مشائخ عظام میں چند چیدہ افراد کے اسماء گرامی یہ ہیں:

پیر عبداللطیف زکوڑی شریف، میاں غلام اللہ شرقپوری، علامہ سید دیدار علی شاہ، صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان، صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، پیر سید جماعت علی شاہ، علامہ سید احمد سعید کاظمی، پیر غلام محی الدین گولڑہ شریف، مولانا محمد بخش مسلم اور علامہ عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہم۔

22 اپریل 1938ء کو پیر جماعت علی شاہ صاحب نے میانہ پورہ سیالکوٹ میں نماز جمعہ کے اجتماع میں فرمایا کہ ''اس وقت دو جھنڈے ہیں ایک اسلام کا اور دوسرا کفر کا'' پھر سب سے وعدہ لیا کہ وہ کفر کے جھنڈے یعنی کانگرسیوں کا پرچار کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آئیں گے اور مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیں گے اور جو کانگرسیوں کا ساتھ دے نہ اس کا جنازہ پڑھیں گے اور نہ ہی ان کو اپنے قبرستان میں دفن ہونے دیں گے۔

حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ عالمی مبلغ تھے۔ 1940ء کی قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد آپ نے سوئے ہوئے مسلمانوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا اور مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہونے کی ترغیب دی۔ 1945ء میں آپ حج کی ادائیگی کے لئے حجاز مقدس روانہ ہوئے حج کے موقع پر متعدد عرب ممالک فلسطین، شام، لبنان، اردن اور عراق کے دورہ پر تشریف لے گئے اور وہاں ہندوؤں کے غلط پروپیگنڈا کا توڑ کر کے وہاں کے حکام اور دانشوروں کو نظریہ پاکستان سے آگاہ کیا۔ آپ کی انہیں خدمات کے پیش نظر آپ کو قائداعظم نے سفیر اسلام کا لقب دیا۔

27 رمضان المبارک کو پاکستان معرض وجود میں آیا اور اس کے تین دن بعد کراچی میں سرکاری سطح پر جو نماز عید الفطر ادا کی گئی اور اس میں قائداعظم، لیاقت علی خاں اور دیگر سرکاری شخصیات نے شرکت کی، اس کی امامت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔

سوال نمبر 5: قیام پاکستان میں صوبوں کا کردار بیان کریں۔

جواب:

قیام پاکستان کی جدوجہد میں برصغیر کے ہر علاقے کے مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، چاہے وہ مسلم اکثریت والے صوبے تھے یا وہاں مسلمان اقلیت میں تھے۔ جب 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس میں پانچ صوبے شامل تھے، مشرقی بنگال، پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان۔

مشرقی بنگال:

انگریزوں اور ہندوؤں نے بنگال کے مسلمانوں کا شدید معاشرتی اور اقتصادی استحصال کیا تھا یہی وجہ تھی کہ 1905ء میں بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا جس کے نتیجے میں مشرقی بنگال کے صوبے میں مسلمانوں کی اکثریت ہوگئی اور انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کے لئے الگ حکومت کا قیام پسند نہ آیا اس لئے انہوں نے تقسیم بنگال کی مخالفت شروع کردی اور تقسیم بنگال کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہندوؤں کے اس متعصبانہ رویہ نے مسلمانوں کو بیدار کردیا اس طرح وہ سیاسی طور پر منظم ہوگئے اور 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

چنانچہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی وہ قرارداد جو 1940ء میں مسلم لیگ کے اجلاس میں پیش کی گئی اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا گیا بنگال کے مسلم لیگی راہنما مولوی عبدالحق نے پیش کی 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ بنگال نے 119 مسلم نشستوں میں سے 113 نشستیں جیت لیں۔

پنجاب:

پنجاب کے مسلمانوں نے آزادی کی جدوجہد میں بھر پور کردار ادا کیا۔

1945/46ء کے صوبائی انتخابات میں مسلمانوں کی 86 نشستوں میں سے 75 نشستیں مسلم لیگ نے جیتیں بعد میں 4 دوسرے ممبران بھی مسلم لیگ میں شامل ہو گئے اور یوں مسلم لیگ پنجاب اسمبلی میں سب سے بڑی جماعت بن گئی۔

قیام پاکستان کے سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ پنجاب کو پاکستان اور بھارت کے درمیان تقسیم کر دیا جائے اس مقصد کے لئے ایک انگریز جج سر سیرل ریڈ کلف کی صدارت میں باؤنڈری کمیشن قائم کیا گیا جس نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور کانگرس سے ساز باز کر کے مسلمان اکثریت کے کچھ علاقے بھارت کے سپرد کر دیے اس طرح پاکستان کو زرخیز علاقوں سے محروم کر دیا گیا۔

سندھ:

سندھ کا علاقہ سب سے پہلے محمد بن قاسم کی فتح کے بعد اسلامی حکومت کا حصہ بنا۔ اس وجہ سے اس صوبے کو باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن قاسم اور ان کے جانشینوں کے عہد میں سندھ تقریباً تین صدیوں تک عباسی خلافت کا صوبہ رہا۔

1938ء میں صوبائی مسلم لیگ نے اپنی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی علیحدہ مملکت قائم کی جائے۔ سندھ کے ایک ممتاز راہنما سر عبداللہ ہارون نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ وہ مطالبہ جو سندھ مسلم لیگ نے 1938ء میں پیش کیا اب قومی سطح پر مسلم لیگ کا مطالبہ بن کر ابھرا ہے سندھ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قائداعظم کا تعلق بھی اسی صوبہ سے تھا۔

چنانچہ قائداعظم نے سندھ کے سرکردہ مسلمان راہنماؤں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جن کی کوششوں سے سندھ میں مطالبہ پاکستان بہت تیزی سے مقبول ہوا۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ:

صوبہ سرحد مسلمانوں کی اکثریت کا صوبہ تھا لیکن 1946ء کے انتخابات کے نتیجے میں یہاں کانگرس کی حکومت قائم ہوئی کیونکہ سرحد میں مقبول سیاسی جماعت "خدائی خدمت گار" جماعت تھی اور وہ کانگرس کی حامی تھی۔ اس لئے مسلمانوں کی غالب اکثریت کو دیکھتے ہوئے 3 جون 1947ء کو ہونے والے فیصلے میں کہا گیا کہ اس علاقے کے مستقبل کا فیصلہ ریفرنڈم کے ذریعے کیا جائے گا۔

خدائی خدمت گار تحریک نے ریفرنڈم کا بائیکاٹ کیا کیونکہ ان کا مطالبہ تھا کہ انہیں آزاد رہنے یا ثقافتی طور پر اپنے سے بہت قریب افغانستان سے مل جانے کا حق دیا جائے۔ لیکن برطانوی حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا اور ان کے بائیکاٹ کے بعد مسلم لیگ نے ریفرنڈم جیت لیا۔ ریفرنڈم میں مسلم لیگ کے لئے خان عبدالقیوم خان، پیر امین الحسنات صاحب مانکی شریف اور پیر عبداللطیف صاحب زکوڑی شریف نے اہم خدمات انجام دیں۔

بلوچستان:

برطانوی حکومت کے دور میں بلوچستان کو صوبے کا درجہ حاصل نہیں تھا اور اسے سیاسی اصلاحات سے ایک حد تک پیچھے رکھا گیا اس لئے بلوچستان معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی ترقی کے لحاظ سے کافی پس ماندہ رہا۔

1927ء میں مسلم راہنماؤں کی "تجاویز دہلی" اور قائداعظم کے چودہ نکات میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں دیگر صوبوں کی طرح سیاسی

اصلاحات نافذ کی جائیں۔ علامہ محمد اقبال، مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان اور قائد اعظم نے بلوچستان کے پڑھے لکھے اور باخبر لوگوں کو متاثر کیا، چنانچہ 1939ء میں بلوچستان میں مسلم لیگ قائم ہوگئی۔

جب 1946ء میں مسلم لیگ نے ممبئی میں اپنے اجلاس میں راست اقدام کا فیصلہ کیا تو بلوچستان مسلم لیگ نے اس فیصلے پر عمل کیا اور اپریل 1947ء میں کوئٹہ میں پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بلوچستان مسلم لیگ نے حصول پاکستان کو مسلمانوں کا نصب العین قرار دیا اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عزم کیا۔

سوال نمبر 3:6 جون 1947ء کے منصوبے پر عمل کی صورت کیا بنی؟

جواب:

3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق غیر مسلم اکثریتی صوبے ہندوستان کا حصہ بن گئے۔ سلہٹ میں ریفرنڈم ہوا تو عوام کی بھاری اکثریت نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا تو ضلع سلہٹ کو مشرقی پاکستان سے ملحق کر دیا گیا۔ سندھ اسمبلی کے ارکان کی بڑی اکثریت نے پاکستان کے ساتھ شرکت کے حق میں ووٹ دیا۔

اسی طرح صوبہ سرحد کے عوام نے ریفرنڈم میں پاکستان کے حق میں رائے دی، پنجاب اور بنگال دونوں صوبوں کو تقسیم کرنے کا فیصلہ ہوا تھا اس مقصد کے لئے ایک انگریز وکیل سر ریڈکلف کو ثالث مقرر کیا گیا اور اس کے ساتھ مسلم لیگ اور کانگرس کے دو دو نمائندے بھی مقرر کئے گئے۔ ثالثی حد بندی کمیشن نے پنجاب اور بنگال دونوں صوبوں کو تقسیم کر دیا سر ریڈکلف نے بددیانتی سے کام لیتے ہوئے کانگرسی راہنماؤں کے اشاروں پر

ایسے فیصلے دیے کہ بعض مسلم اکثریتی علاقوں سے پاکستان کو محروم کر دیا۔ چونکہ اسے ثالث تسلیم کیا جا چکا تھا اس لئے قائد اعظم نے ریڈکلف کے فیصلے کو پوری طرح مان لیا۔

ریاستوں میں سے بہت بڑی تعداد نے ازخود دونوں میں سے کسی ایک ملک سے الحاق کر لیا، ریاست جموں و کشمیر، ریاست حیدرآباد دکن، ریاست جونا گڑھ، منگرول اور ریاست مناوادر کا فیصلہ نہ ہو سکا۔ انڈیا نے بعد ازاں فوج کشی کر کے ان ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ باقی ریاستوں میں مسلمان اقلیت میں تھے اس لئے پاکستان نے صرف مسلم اکثریت، ریاست جموں و کشمیر کے حوالے سے عوامی حقوق کا سوال اٹھایا۔ پاکستان کا موقف ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ ریاست کے عوام کے حق خود ارادیت کا احترام ہونا چاہئے اور ان کی مرضی سے ریاست کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔

قانون آزادیٔ ہند:

حکومت برطانیہ نے 18 جولائی 1947ء کو برصغیر کو دو ملکوں میں تقسیم کرنے کے لیے قانون آزادیٔ ہند منظور کیا، یہ قانون 3 جون 1947ء کے منصوبہ کے پیش نظر رکھ کر تیار کیا گیا، حکومت نے اعلان کیا کہ جون 1948ء تک برصغیر کو آزادی دی جائے گی۔ لیکن جلدی میں فیصلے کیے گئے۔ 3 جون 1947ء کو منصوبہ تیار ہوا اور فوری طور پر قانون تشکیل پا گیا جس کی رُو سے پاکستان اور ہندوستان دو ملک دنیا کے نقشہ پر ابھرے۔

☆.........☆.........☆.........☆

باب چہارم

پاکستان کی ریاست اور حکومت

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل چار جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(۱) پاکستان کے پہلے گورنر جنرل تھے؟

(الف) علامہ اقبال (ب) لیاقت علی خان (ج) قائداعظم
(د) مولانا محمد علی جوہر

(۲) پاکستان اور بھارت کے درمیان بڑی جنگیں ہوئیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(۳) متحدہ برصغیر کے "ریزروبینک" میں تقسیم کے وقت رقم تھی؟

(الف) چار بلین (ب) آٹھ بلین (ج) بارہ بلین (د) سولہ بلین

(۴) بھارت نے پاکستان کو ایک قسط میں ادا کئے؟

(الف) 400 ملین روپے (ب) 300 ملین روپے (ج) 200 ملین روپے
(د) 100 ملین روپے

(۵) متحدہ برصغیر میں آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں؟

(الف) 15 (ب) 16 (ج) 17 (د) 18

(۶) بھارت نے مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ روک لیا؟

(الف) جنوری 1948ء میں (ب) فروری 1948ء میں
(ج) مارچ 1948ء میں (د) اپریل 1948ء میں

(۷) انگریزوں کے دور حکومت میں برصغیر میں ریاستیں تھیں؟

(الف) 735 (ب) 635 (ج) 535 (د) 435

(۸) حکومت برطانیہ نے انڈیا اور انڈین ریاستوں سے اپنا کنٹرول اٹھا لینے کا اعلان کیا؟

(الف) 17 فروری 1947ء کو (ب) 18 فروری 1947ء کو
(ج) 19 فروری 1947ء کو (د) 20 فروری 1947ء کو

(۹) ریاست جوناگڑھ کراچی سے دور تھی؟

(الف) 480 کلومیٹر (ب) 490 کلومیٹر
(ج) 500 کلومیٹر (د) 550 کلومیٹر

(۱۰) 1941ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست جموں وکشمیر کی آبادی تھی؟

(الف) تیس لاکھ کے قریب (ب) چالیس لاکھ کے قریب
(ج) پچاس لاکھ کے قریب (د) ساٹھ لاکھ کے قریب

جوابات: (۱) قائداعظم، (۲) تین، (۳) چار بلین، (۴) 200 ملین روپے، (۵) 16، (۶) اپریل 1948ء میں، (۷) 635، (۸) 20 فروری 1947ء کو، (۹) 480 کلومیٹر، (۱۰) چالیس لاکھ کے قریب۔

سوال نمبر 2: خالی جگہ پُر کریں۔

(۱) قائداعظم محمد علی جناح.............. ماہ گورنر جنرل رہے۔

(۲) تناسب کے لحاظ سے "ریزروبینک" میں پاکستان کا حصہ.............. ملین روپے تھا۔

(۳) بقایا............ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمہ واجب الادا ہیں۔

(۴) تکرار کے بعد طے پایا کہ پاکستان کو آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے ....ملین روپے دیے جائیں۔

(۵) عالمی بینک کی مدد سے پاکستان اور انڈیا کے درمیان پانی کے مسئلہ پر معاہدہ ....طے پایا۔

(۶) تقسیم برصغیر نے دریاؤں کے ....پر اثر ڈالا۔

(۷) 635 ریاستوں میں برصغیر کی آبادی کا............حصہ رہائش پذیر تھا۔

(۸) ....کو بھارتی فوج نے دکن پر حملہ کیا۔

(۹) ریاست جموں و کشمیر جغرافیائی اور مذہبی اعتبار سے............کے بہت قریب ہے۔

(۱۰) برطانوی حکومت نے جموں و کشمیر کو ایک ڈوگرہ راجہ گلاب سنگھ کے پاس............ لاکھ میں فروخت کر دیا۔

جوابات: (۱) 13، (۲) 750، (۳) 50، (۴) 60، (۵) سندھ طاس، (۶) قدرتی بہاؤ، (۷) ایک چوتھائی، (۸) 11 ستمبر 1948ء، (۹) پاکستان، (۱۰) 75۔

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(۱) ابتداء میں جب آئین مرتب نہیں تھا تو کس ایکٹ پر عمل کیا گیا؟

جواب: ابتداء میں جب آئین مرتب نہیں تھا تو 1935ء کے ایکٹ میں مناسب تبدیلیاں کر کے اس کے تحت ملک کا نظام چلایا گیا۔

(۲) آئین سے کیا مراد ہے؟

جواب: بنیادی اصولوں کا وہ مجموعہ جس کے مطابق ریاست کا نظم و نسق چلایا جاتا ہے۔ ریاست کا آئین کہلاتا ہے۔

(۳) 1956ء کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟

جواب: اکتوبر 1958ء میں جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔

(۴) 1962ء کے آئین کی چار اسلامی دفعات تحریر کریں۔

جواب: ۱۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، ۲۔ اقتدار اللہ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال، ۳۔ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ۴۔ سربراہ ریاست کے لئے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

(۵) ریاستی حکمت عملی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ریاستی حکمت عملی کے اصول سے مراد وہ اہم ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنا اور ان پر عمل درآمد کروانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

(۶) مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی تین وجوہات بیان کریں۔

جواب: ۱۔ نااہل ملکی قیادت، ۲۔ مشرقی پاکستان میں تجارت و ملازمت پر ہندوؤں کے اثرات، ۳۔ مشرقی پاکستان کے معاملات میں بھارت کی بے جا مداخلت۔

(۷) پاکستان کے پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے کب اور کس نے عہدہ سنبھالا؟

جواب: 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل کرنے کے بعد

ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تاریخ میں پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔

(۸) 1973ء کے آئین میں مسلمان کی کیا تعریف کی گئی؟

جواب: 1973ء کے آئین کے مطابق مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدت پر یقین رکھتا ہو، حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانتا ہو اور آسمانی کتابوں اور قیامت پر یقین رکھتا ہو۔

(۹) قراردادِ مقاصد کب اور کس نے پیش کی؟

جواب: 12 مارچ 1949ء کو اس وقت کے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خاں نے قانون ساز ادارے میں ایک قرارداد پیش کی اسے قرارداد مقاصد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(۱۰) بھارت کے پہلے گورنر جنرل کا نام تحریر کریں۔

جواب: لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔

(۱۱) قراردادِ مقاصد کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: قراردادِ مقاصد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا۔ اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔

(۱۲) ریاستی حکمت عملی کے پانچ اصول بیان کریں۔

جواب: ملک میں اسلام کا لاثانی ضابطہ اخلاق رائج کرے اور لوگوں کو اس حوالے سے ضروری معلومات فراہم کرے۔

☆ ملک میں اسلامی نظام زکوٰۃ اور اوقاف کے متعلق امور کا مناسب بندوبست کرے۔

☆ ملک میں پسماندہ طبقات اور علاقوں کی ترقی کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

☆ ملک میں علاقائی، نسلی، صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

☆ ملک کے اندر رہنے والی اقلیتوں کو ضروری تحفظ فراہم کیا جائے۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: تمام کائنات کی خالق و مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور عوامی نمائندے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں۔

(۱۴) قراردادِ مقاصد کے اہم نکات بیان کریں۔

جواب: ۱۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، ۲۔ اسلامی اقدار کی پابندی، ۳۔ اسلامی طرزِ زندگی، اقلیتوں کا تحفظ، ۴۔ بنیادی حقوق کی فراہمی، ۵۔ عدلیہ کی آزادی، ۶۔ اردو قومی زبان۔

(۱۵) 1956ء اور 1962ء کے آئین کی خصوصیات مختصر ذکر کریں۔

جواب: 1956ء کے آئین کی خصوصیات:

☆ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

☆ پاکستان میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

☆ اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

☆ آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا۔

1962ء کے آئین کی خصوصیات:

☆ 1962ء کا آئین تحریر تھا جو 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

☆ 1962ء کے دستور کے تحت ملک میں صدارتی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔

☆ اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

(۱۶) اسلامی نظریاتی کونسل کے مقاصد مختصر بیان کریں۔

جواب: پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے۔

☆ کسی ایوان یا صوبائی اسمبلی یا صدر یا کسی گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے اس بابت رجوع کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں؟

درج ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر 4: پاکستان کی ابتدائی مشکلات پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

اللہ کے فضل وکرم سے اسلامی جمہوریہ پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آ گیا لیکن کانگرس نے پاکستان کے قیام کو دل سے کبھی قبول نہ کیا۔ مملکت خداداد کے ابتدائی سالوں میں جن مسائل کا قوم کو سامنا کرنا پڑا وہ درج ذیل ہیں۔

ریڈکلف کی ناانصافیاں:

3 جون 1947ء کے منصوبہ کے تحت طے پایا کہ پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو مسلم اور غیر مسلم اکثریتی علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ علاقوں کی حد بندی کے لئے ایک کمیشن بنانے اور اس کو ثالث قبول کرنے پر اتفاق رائے ہوا۔ ایک برطانوی ماہر قانون

سر ریڈکلف کو یہ ذمہ داری سونپی گئی۔ سر ریڈکلف نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے دباؤ میں آ کر غیر منصفانہ تقسیم کی اور مسلم اکثریت کے بعض تسلیم شدہ علاقے اس سازش کے تحت ہندوستان میں شامل کر دیئے۔ آبادی کے مطابق طے پانے والے نقشے اور اس پر کھینچی گئی لکیر کو بدل دیا گیا۔ اس امر کا اعتراف ریڈکلف کے پرائیویٹ سیکرٹری نے بھی کیا۔ سر ریڈکلف کے ایوارڈ سے نہ صرف مسلمانوں کو ان کے علاقوں اور حقوق سے محروم کیا گیا بلکہ دونوں قوموں کے درمیان مستقل مخالفت کا بیج بو دیا گیا۔

انتظامی مشکلات:

پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز غیر مسلم بڑی تعداد میں ہندوستان چلے گئے۔ دفاتر خالی ہو گئے۔ دفاتر میں فرنیچر، سٹیشنری، ٹائپ رائٹروں وغیرہ کی کمی تھی۔ اکثر دفاتر نے کھلے آسمان تلے کام کا آغاز کیا۔ ہندو ہندوستان جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ تباہ کر گئے اسکی وجہ سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں۔

مہاجرین کی آمد:

قیام پاکستان کے بعد بھارت میں رہنے والے مسلمانوں نے اپنے نئے وطن میں آنے کا فیصلہ کیا۔ لاکھوں خاندان اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کی طرف روانہ ہوئے جو مسلمان بھارت میں رہنا چاہتے تھے انہیں ہندوؤں اور سکھوں نے قتل و غارت کا نشانہ بنایا۔ بچے کھچے خاندانوں کو مجبوراً پاکستان کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ بے گھر، لٹے پٹے پریشان حال مسلمان پاکستان آئے تو ان کی خوراک، رہائش، ادویات اور دیگر ضروریات کی فراہمی کے لئے حکومت پاکستان نے تیزی سے منصوبہ بندی کی۔ مقامی عوام نے اپنے مسلمان بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ حکومت اور عوام کی مشترکہ کوششوں سے مہاجرین کی

ضروریات پوری کی گئیں۔ مہاجرین کی بحالی ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ دنیا میں مہاجرین کی اتنی بڑی تعداد کا واقعہ کہیں رونما نہیں ہوا تھا۔

اثاثوں کی تقسیم:

برصغیر کی تقسیم کے بعد اثاثوں کی پاکستان اور بھارت میں متناسب تقسیم انصاف کا تقاضا تھا لیکن یہاں بھی بھارتی حکمرانوں نے ناانصافی سے کام لیا۔ انہوں نے پاکستان کے حصے کے اثاثے روک لئے۔ متحدہ برصغیر کے "ریزرو بینک" میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے تھے۔ یہ رقم دونوں ممالک میں بانٹی جانی تھی تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا۔ بھارت نے ایک قسط 200 ملین روپے دیے اور باقی رقم کو روک لیا۔ بھارتی وزیر پٹیل نے پاکستان کو کہا کہ وہ کشمیر پر بھارت کا حق تسلیم کرلے تو ساری رقم ادا کردی جائے گی۔ پاکستان نے سودے بازی نہ کی۔ اُدھر گاندھی کو بین الاقوامی برادری میں شرمندہ ہونے کا خوف تھا اس نے ساری رقم پاکستان کو ادا کرنے کو کہا۔ مجبوراً 500 ملین روپے کی ایک قسط پاکستان کے حوالے کی گئی بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمہ واجب الادا ہیں۔

فوج اور فوجی اثاثوں کی تقسیم:

یہ ضروری تھا کہ برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کو دونوں نئے ممالک میں تناسب کے مطابق تقسیم کردیا جاتا لیکن اس معاملے میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ مسلم لیگ نے اصرار کیا کہ فوجی وسائل اور اثاثے دونوں ممالک میں بانٹ دیے جائیں۔ حکومت برطانیہ کو یہ مطالبہ ماننا پڑا کہ بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کئے جائیں۔ متحدہ برصغیر میں 16 آرڈیننس فیکٹریاں

کام کررہی تھیں اور ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ بھارتی کابینہ آرڈیننس فیکٹری تو کیا اس کی مشینری کا کوئی پرزہ بھی پاکستان منتقل کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ کافی تکرار کے بعد طے پایا کہ آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے۔ عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بھی بنایا گیا حکومت ہند نے اسے مسترد کردیا۔ تنگ آکر انگریز کمانڈر انچیف نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا جس سے حالات مزید پیچیدہ ہوگئے۔ یوں پاکستان کو اپنا جائز حصہ لینے سے محروم کردیا گیا۔

دریائی پانی کا مسئلہ:

تقسیم برصغیر نے دریاؤں کے قدرتی بہاؤ پر اثر ڈالا۔ پنجاب اور سندھ کو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا جہلم، چناب، راوی، ستلج اور بیاس سیراب کرتے آرہے ہیں۔ پنجاب دو حصوں میں منقسم ہوا تو دریاؤں کی بھی تقسیم عمل میں آگئی۔ راوی، ستلج اور بیاس بھارت کی سرزمین سے گزر کر پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ اس نے اپریل 1948ء میں مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ روک لیا۔ یہ قدم پنجاب اور سندھ کی معیشت کو تباہ کرنے کے مترادف تھا۔ بھارت نے دریائے ستلج پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا تو پاکستان نے سخت احتجاج کیا۔ اگر بند بنتا تو تباہی اور قحط کا سامنا کرنا پڑتا اس لئے عالمی برادری کو اپنے مسئلہ سے آگاہ کیا گیا۔

عالمی بینک نے صورت حال کا جائزہ لے کر پاکستان کی مدد کا اعلان کیا۔ کثیر رقوم مختص کی گئیں اور کافی غور وفکر کے بعد عالمی بینک کی مدد سے دونوں ممالک میں ایک معاہدہ

"سندھ طاس" طے پا گیا۔ تین دریاؤں (راوی، ستلج اور بیاس) پر بھارت کا حق مان لیا گیا اور دوسرے تین دریا (سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کو سونپ دیے گئے۔ منگلا اور تربیلا دو بڑے ڈیم اور سات لنک کینال بنائے جانے کا منصوبہ بنا۔ سندھ طاس منصوبہ کی بدولت دریائی پانی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا اور حکومت پاکستان کی فکر دور ہوئی۔

سوال نمبر 5: 1973ء کے آئین کی خصوصیات اور اسلامی دفعات تفصیلاً ذکر کریں۔

جواب:

1973ء کے آئین کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

(۲) 1973ء کا آئین تحریری شکل میں ہے جو کہ 280 دفعات پر مشتمل ہے۔

(۳) 1973ء کے آئین کے تحت ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت رائج کیا گیا۔

(۴) 1973ء کے آئین کے تحت قانون ساز ادارے کے دو ایوان رکھے گئے، جن کو قومی اسمبلی اور سینٹ کا نام دیا گیا۔

(۵) آئین کے تحت عدلیہ کی آزادی کی مکمل ضمانت فراہم کی گئی۔

(۶) آئین میں اس بات کی وضاحت کردی گئی کہ قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہیں۔

(۷) آئین میں شہریوں کو بنیادی حقوق کی فراہمی کا مکمل تحفظ فراہم کیا گیا۔

(۸) آئین کے تحت اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا۔

نوٹ:

1973ء کے آئین کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اس میں مختلف مکاتب فکر کے جید علماء بالخصوص علامہ شاہ احمد نورانی، مفتی محمود اور مولانا عبدالحق (والد مولانا سمیع الحق) کی کاوشیں اور تائید شامل ہے۔

1973 کے آئین کی اسلامی دفعات:

☆ آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ تمام کائنات کی مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور عوامی نمائندے اختیارات کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔

☆ 1973ء کے آئین کے تحت ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا جو کہ پاکستان کی ایک اسلامی رفاہی مملکت کے طور پر نشاندہی کرتا ہے۔

☆ آئین کے تحت مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدت پر یقین رکھتا ہو، حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانتا ہو اور آسمانی کتابوں اور قیامت پر یقین رکھتا ہو۔

☆ 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان کے سربراہ ریاست یعنی صدر اور سربراہ حکومت یعنی وزیر اعظم کے لئے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ مسلمان ہو۔

☆ آئین میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

☆ آئین میں اس بات کی وضاحت کردی گئی کہ ملک کا قانونی ڈھانچہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہوگا۔

☆ آئین میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے لئے دینی تعلیم کے لئے خصوصی اقدامات کرے۔

☆ آئین میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی کہ اسلام کی بنیادی اقدار یعنی

جمہوریت، انصاف، رواداری، آزادی اور مساوات کو ملک میں رائج کیا جائے گا۔

☆ آئین میں واضح کر دیا گیا کہ مسلمانوں کے لئے زکوۃ اور عشر کا اسلامی نظام رائج کیا جائے گا۔

☆ آئین میں اس بات کا عہد کیا گیا کہ اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات اور مسلمانوں کو قریب لانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

اسلامی نظریاتی کونسل:

ملک میں اسلامی معاشرہ کے قیام اور قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لئے ایک کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا نام اسلامی نظریاتی کونسل رکھا گیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور 1973ء کی دفعہ 228 میں "اسلامی کونسل" تشکیل دینے کا حکم دیا گیا اور دستور ہذا کی دفعہ 230 میں اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی بیان کرتے ہوئے کہا گیا کہ:

الف...... پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے۔

ب...... کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے اس بابت رجوع کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں۔

ج...... ایسی تدابیر کہ جن سے نافذ العمل قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے

گا، نیز ان مراحل کی جن سے گزر کر مجولہ تدابیر کا نفاذ عمل میں لانا چاہئے، سفارش کرنا۔

د...... پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی راہنمائی کے لئے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل تدوین کرنا جنہیں قانونی طور پر نافذ کیا جا سکے۔

وفاقی شرعی عدالت:

دستور ہذا کے باب سوم میں وفاقی شرعی عدالت (Federal Shariat Cuort) تشکیل دینے کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

دستور ہذا کی دفعہ 203 میں وفاقی شرعی عدالت کے اختیارات، اختیاراتِ سماعت اور کارہائے منصبی بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

(ا) عدالت یا تو خود اپنی تحریک پر یا پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر اس سوال کا جائزہ لے سکے گی کہ آیا کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم ان اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں۔ جس طرح قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے۔

جبکہ عدالت شق (1) کے تحت کسی قانون یا قانون کے کسی حکم کا جائزہ لینا شروع کرے اور ایسا قانون یا قانون کا حکم اسلامی احکام کے منافی معلوم ہو تو عدالت صوبائی حکومت کو ایک نوٹس دینے کا حکم دے گی جس میں ان خاص احکام کی صراحت کی جائے گی جو اسے بایں طور منافی معلوم ہوں اور مذکورہ حکومت کو اپنا نقطہ نظر عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لئے مناسب موقع دے گی۔

(۲) اگر عدالت فیصلہ کرے کہ کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی ہے تو وہ اپنے فیصلے میں بحسب ذیل بیان کرے گی:

الف...... اس کے مذکورہ رائے قائم کرنے کی وجوہ۔

ب...... جس حد تک وہ قانون یا حکم بایں طور پر منافی ہے اور اس تاریخ کی صراحت کرے گی جس پر وہ فیصلہ موثر ہوگا۔

(۳) اگر عدالت کی طرف سے کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی قرار دیا جائے تو:

الف...... وفاقی فہرست قانون سازی یا مشترکہ فہرست قانون سازی میں شامل کسی امر کے سلسلے میں کسی قانون کی صورت میں صدر یا کسی ایسے امر کے سلسلے میں جو ان فہرستوں میں سے کسی میں بھی شامل نہ ہو کسی قانون کی صورت میں گورنر، اس قانون میں ترمیم کرنے کیلئے اقدام کرے گا تاکہ مذکورہ قانون یا حکم کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے۔

ب...... مذکورہ قانون یا حکم اس حد تک جس حد تک اسے بایں طور پر منافی قرار دیا جائے اس تاریخ سے جب عدالت کا فیصلہ اثر پذیر ہو، موثر نہیں رہے گا۔

سوال نمبر6: پاکستان میں 1977ء کے بعد دستوری ارتقاء کے مراحل تفصیلاً بیان کریں۔

جواب:

1977ء کے تحت ملک میں دوسرے عام انتخابات ہوئے، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی ملی۔ حزب اختلاف کی سیاسی جماعتوں نے حکومت پر دھاندلی کا الزام لگایا اور تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف کی تحریک نے تھوڑے عرصہ میں ہی ملک گیر ہنگاموں کی شکل اختیار کرلی اور حالات حکومت وقت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔

☆ حالات کو دیکھتے ہوئے بری فوج کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو ملک میں مارشل لاء لگا دیا۔ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کو ختم کر دیا گیا۔ 1973ء کے آئین کے بیشتر حصے کو معطل کر دیا گیا۔ مارشل لاء دور حکومت میں تمام سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی گئی اور 1981ء میں ایک عبوری آئین نافذ کردیا گیا۔

☆ دسمبر 1981ء میں صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ایک نامزد مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کا اعلان کردیا جو فروری 1985ء تک قائم رہی۔

☆ فروری 1985ء میں ملک میں عام انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے گئے اور 1973ء کے آئین میں ضروری ترامیم کے بعد اس کو بحال کردیا گیا۔ ان ترامیم کے تحت صدر کے اختیارات میں زبردست اضافہ کردیا گیا۔

☆ 23 مارچ 1985ء کو محمد خان جونیجو ملک کے وزیراعظم منتخب ہوئے اور 30 دسمبر 1985ء کو ملک سے مارشل لاء اٹھالیا گیا۔

☆ صرف تین سال اور دو ماہ بعد 29 مئی 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے محمد خاں جونیجو کی حکومت کو برطرف کردیا اور قومی اسمبلیاں توڑ دیں۔

☆ 17 اگست 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق ایک فضائی حادثے میں ہلاک ہوئے اور سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان صدر بنے، جنہوں نے نومبر 1988ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی قومی اسمبلی میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آئی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا۔

☆ اگست 1990ء میں صدر غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکوت کو برطرف کردیا اور اکتوبر 1990ء میں دوبارہ انتخابات کا اعلان کیا۔

☆ اکتوبر 1990ء کے انتخابات میں اسلامی جمہوریہ اتحاد کو کامیابی ملی اور محمد نواز شریف ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ یہ حکومت بھی اپنی مدت پوری نہ کر سکی اور ایک دفعہ پھر بلخ شیر مزاری اور پھر معین قریشی نگران وزیر اعظم نامزد کیے گئے۔

☆ 16 اکتوبر 1993ء کو ملک میں دوبارہ انتخابات ہوئے اور ایک دفعہ پھر محترمہ بے نظیر بھٹو ملک کی وزیر اعظم منتخب ہوئیں جبکہ صدر پاکستان کے عہدہ پر فاروق احمد خان لغاری منتخب ہوئے۔ 5 نومبر 1996ء کو صدر پاکستان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کر دیا اور ملک معراج خالد عبوری وزیر اعظم مقرر ہوئے اور ملک میں نئے انتخابات کا اعلان کیا گیا۔

☆ فروری 1997ء کے انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور محمد نواز شریف دوسری بار ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

☆ 12 اکتوبر 1999ء کو بری فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے محمد نواز شریف کی حکومت کو ختم کر کے اقتدار سنبھال لیا۔ آئین کو معطل کر دیا گیا اور ایک عبوری آئین (PCO) کا اعلان کیا گیا۔

☆ جنرل پرویز مشرف نے اپریل 2002ء میں منعقدہ ایک ریفرنڈم کے بعد صدر پاکستان کا عہدہ سنبھال لیا۔

☆ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے ملک میں نئے عام انتخابات کروانے کا اعلان کیا۔ 10 اکتوبر 2002ء کو ملک میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے، جس کے نتیجے میں میر ظفر اللہ خان جمالی ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے اور قومی اسمبلی کے انتخابات کے بعد فروری 2003ء میں سینٹ کے انتخابات بھی مکمل ہوئے۔

☆ جون 2004ء میں میر ظفر اللہ خاں جمالی کے استعفیٰ کے بعد چوہدری شجاعت

حسین نے دو ماہ کے لئے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا، پھر شوکت عزیز کو آئندہ کا وزیر اعظم نامزد کیا گیا۔ اگست 2004ء میں شوکت عزیز ملک کے وزیر اعظم بنے۔

☆ 15 نومبر 2007ء کو قومی اسمبلی اپنی پانچ سالہ مدت پوری کر کے تحلیل ہوئی اور میاں محمد سومرو نگران وزیر اعظم مقرر ہوئے 29 نومبر 2007ء کو جنرل پرویز مشرف نے سویلین صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

☆ فروری 2008ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے نمایاں کامیابی حاصل اور سید یوسف رضا گیلانی پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

☆ جون 2012ء تا 25 مارچ 2013ء راجہ پرویز اشرف وزیر اعظم اور 5 جون 2013ء سے میاں نواز شریف پاکستان کے وزیر اعظم ہیں۔

☆ 2008ء کو صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف مستعفی ہوئے اور سینٹ کے چیئرمین میاں سومرو نے قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھالا۔

☆ ستمبر 2008ء کو آصف علی زرداری نے صدر پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

☆ 8 ستمبر 2013ء کو وہ ریٹائر ہوئے اور جناب ممنون حسین نے صدر پاکستان کی حیثیت سے 9 ستمبر 2013ء کو حلف اٹھایا۔

☆.........☆.........☆.........☆

باب پنجم

پاکستان ایک دفاعی مملکت

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل چار جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(۱) متحدہ ہندوستان کی ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست تھی؟

(الف) حیدر آباد دکن (ب) کلکتہ (ج) کشمیر (د) جونا گڑھ

(۲) مظفر آباد ڈویژن کے اضلاع میں شامل ہیں؟

(الف) بمبر، کوٹلی (ب) ہٹیاں، نیلم (ج) پونچھ، حویلی (د) سدھنائی

(۳) گلگت بلتستان کا کل رقبہ ہے؟

(الف) 72496 مربع کلومیٹر (ب) 13297 مربع کلومیٹر

(ج) 34652 مربع کلومیٹر (د) 86530 کلومیٹر

(۴) شمالی علاقہ جات میں کوہ پیمائی کے شوقین مہم جوؤں کے بڑے مراکز ہیں؟

(الف) آٹھ (ب) چار (ج) چھ (د) دو

(۵) کامرہ میں پہلے جے ایف 17 تھنڈر ایوانکس کی باضابطہ تیاری کا افتتاح ہوا؟

(الف) 13 مئی 2010ء کو (ب) 28 مئی 2010ء کو

(ج) 18 جون 2010ء کو (د) 28 جون 2010ء کو

(۶) سب سے بڑی فوجی چھاؤنی ہے؟

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) کھاریاں (د) اوکاڑہ

(۷) پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے؟

(الف) ستارۂ جرأت (ب) ہلال امتیاز (ج) ہلال پاکستان (د) نشان حیدر

(۸) پلاٹون میں افراد ہوتے ہیں؟

(الف) 25 سے 35 (ب) 40 سے 50

(ج) 100 سے 150 (د) 200 سے 250

(۹) ننکانہ کو ضلع کا درجہ دیا گیا؟

(الف) فروری 2004ء میں (ب) مئی 2005ء میں

(ج) جون 2006ء میں (د) جولائی 2008ء میں

(۱۰) پشاور کے قبائلی علاقہ کا رقبہ ہے؟

(الف) 446 مربع کلومیٹر (ب) 877 مربع کلومیٹر

(ج) 261 مربع کلومیٹر (د) 157 مربع کلومیٹر

جوابات: (۱) کشمیر، (۲) ہٹیاں، نیلم، (۳) 72496 مربع کلومیٹر، (۴) دو، (۵) 28 مئی 2010ء کو، (۶) کھاریاں، (۷) نشان حیدر، (۸) 25 سے 35، (۹) مئی 2005ء میں، (۱۰) 261 مربع کلومیٹر۔

سوال نمبر 2: خالی جگہ پر کریں۔

(۱) کشمیر کا رقبہ............مربع کلومیٹر ہے۔

(۲) چین کے تعاون سے مکمل ہونے والی شاہراہ کا نام............ہے۔

(۳)............نے سکردو اور گلگت کو بگ سٹی قرار دیا۔

(۴) دنیا کا سب سے بلند بین الاقوامی سرحدی راستہ "خنجراب پاس"..................میٹر بلند ہے۔

(۵) پاکستان کی مسلح افواج دنیا کی..................فوج شمار ہوتی ہے۔

(۶) گلگت بلتستان کا قیام..................کو ہوا۔

(۷) سب سے بڑا فوجی فارم..................میں ہے۔

(۸) بٹالین..................سے..................افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔

(۹) DCO (ڈسٹرکٹ کوارڈی نیشن آفیسر..................کا سربراہ ہوتا ہے۔

(۱۰) پاکستان میں..................اضلاع ہیں۔

جوابات: (۱) 222,773، (۲) قراقرم، (۳) وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی، (۴) 4,693، (۵) چھٹی بڑی، (۶) یکم جولائی 1970ء، (۷) اوکاڑہ، (۸) 400 سے 800، (۹) ضلعی انتظامیہ، (۱۰) 114۔

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(۱) ریاست کشمیر میں کون سے علاقے شامل تھے؟

جواب: صوبہ جموں، صوبہ کشمیر، گلگت، لداخ۔

(۲) آزاد کشمیر کے اہم سیاحتی مقامات کون کون سے ہیں؟

جواب: لیپا وادی، دیرکوٹ، راولا کوٹ، بانجوسا، پلندری، گڑھی دوپٹہ، چناری، چکوٹھی، چیکار، لون باگلہ، شد ہنجلی، وادی نیلم۔

(۳) شمالی علاقہ جات میں پائے جانے والے دو بلند ترین پہاڑوں کے نام لکھیں۔

جواب: ۱۔ کے ٹو ۲۔ نانگا پربت۔

(۴) شمالی علاقہ جات میں دنیا کے کتنے طویل ترین گلیشیرز پائے جاتے ہیں؟ ان کے نام لکھیں۔

جواب: شمالی علاقہ جات میں دنیا کے تین طویل ترین گلیشیرز، بیافو، بالتورو اور باتورا پائے جاتے ہیں۔

(۵) پاکستان کی مسلح افواج کے تین بڑے اداروں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کی مسلح افواج کے تین بڑے ادارے ہیں ا۔ آرمی ۲۔ ائیر فورس ۳۔ نیوی

(۶) پاکستان کی مسلح افواج کے صدر دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

جواب: آرمی فوج کا صدر دفتر راولپنڈی میں، ائرفورس کا صدر دفتر پشاور اور نیوی کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے۔

(۷) نشانِ حیدر حاصل کرنے والے جوانوں میں سے تین کے نام لکھیں۔

جواب: (۱) میجر عزیز بھٹی شہید (۲) راشد منہاس شہید (۳) کیپٹن محمد سرور شہید

(۸) نشانِ حیدر کی تعریف کریں۔

جواب: یہ سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے جو سخت خطرناک حالات میں ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔

(۹) پاکستان کے پانچ فوجی اعزازات کے نام تحریر کریں۔

جواب: (۱) نشانِ حیدر (۲) ہلال جرأت (۳) ستارہ امتیاز (۴) ستارۂ جرأت (۵) ہلال امتیاز

(۱۰) صوبہ پنجاب کے پانچ ڈویژن اور اضلاع کے نام لکھیں۔

جواب:

ڈویژن	اضلاع
لاہور	قصور، شیخوپورہ، ننکانہ
راولپنڈی	اٹک، جہلم، چکوال
فیصل آباد	جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ
بہاول پور	بہاولنگر، رحیم یار خاں
ملتان	وہاڑی، خانیوال، لودھراں

(۱۱) شمالی علاقہ جات سے کیا مراد ہے؟ ان کے دارالحکومت کا نام بتائیں۔

جواب: پاکستانی حکومت کے زیرِ اہتمام غیر خود مختار علاقوں کو شمالی علاقہ جات کہا جاتا ہے۔ ان کا دارالحکومت ''گلگت'' ہے۔

(۱۲) شمالی علاقہ جات کا رقبہ اور آبادی بتائیں۔

جواب: شمالی علاقہ جات کا رقبہ 72496 مربع کلومیٹر (28 ہزار مربع میل)۔ اور آبادی 18 لاکھ (تقریباً)۔

(۱۳) وہ کون سا فوجی اہلکار ہے جسے 1999ء میں کارگل میں بے مثال جرأت پر فوجی اعزاز نشانِ حیدر دیا گیا؟

جواب: حوالدار محمد لالک جان شہید۔

(۱۴) پاکستان کے اہم اداروں کے نام بتائیں۔

جواب: پاکستان کے اہم ادارے یہ ہیں:

(1) افواج پاکستان (2) ایف آئی اے (3) سٹیٹ بنک آف پاکستان
(4) پاکستان ایٹمی توانائی کیمپس (5) سپارکو (6) پی آئی اے
(7) پاکستان ریلوے (8) پاکستان براڈ کاسٹنگ (9) پاکستان ٹیلی ویژن
(10) واپڈا (11) پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن (12) پاکستان سٹیل ملز

(۱۵) پاکستانی فوج کے کمیشنڈ آفیسرز کے عہدے اور نشانات ذکر کریں۔

جواب:

نمبر شمار	عہدہ	نشانات
1	سیکنڈ لیفٹیننٹ	ایک ستارہ
2	لیفٹیننٹ	دو ستارے
3	کیپٹن	تین ستارے
4	میجر	چاند
5	لیفٹیننٹ کرنل	چاند اور ستارہ
6	بریگیڈیئر	چاند اور تین ستارے
7	میجر جنرل	چاند نما تلواریں اور ایک ستارہ
8	لیفٹیننٹ جنرل	چاند نما تلواریں اور چاند
9	جنرل	چاند نما تلواریں، چاند اور ایک ستارہ

(١٦) آرمی، ائیر فورس اور نیوی کے سب سے بڑے عہدے کا نام بتائیں۔

جواب:

آرمی: چیف آف دی آرمی سٹاف

نیوی: چیف آف دی نیول سٹاف

ائیر فورس: چیف آف دی ائیر سٹاف

(١٧) پولیس کے عہدوں کے نام بتائیں۔

جواب: (1) کیپٹل (FC) (2) لانس نائیک (LHC) (3) حوالدار (HC)
(4) اسسٹنٹ سب انسپکٹر (A.S.I) (5) سب انسپکٹر (S.I) (6) انسپکٹر (I.N.S.P)
(7) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (ASP) (8) سپرنٹنڈنٹ (S.P) (9) سینئر سپرنٹنڈنٹ (SSP)
(10) ڈپٹی انسپکٹر جنرل (DIG) (11) انسپکٹر جنرل (IG)

(١٨) (DPO) اور (DCO) کی وضاحت کریں۔

جواب: (DPO) ضلعی پولیس آفیسر بالعموم (CSP) آفیسر ہوتا ہے جو ضلعی معاملات کو کنٹرول کرتا ہے۔ (DCO) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔

(١٩) قبائلی علاقوں میں سے چند ایک کے نام تحریر کریں۔

جواب: پشاور کا قبائلی علاقہ، کوہاٹ کا قبائلی علاقہ، ڈی آئی خان کا قبائلی علاقہ، بنو کا قبائلی علاقہ، باجوڑ کا قبائلی علاقہ۔

درج ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر 4: آزاد جموں و کشمیر پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

آزاد جموں و کشمیر کا دارالحکومت مظفر آباد ہے۔ اس کا رقبہ 13,297 مربع کلو میٹر ہے۔ اس کے تین ڈویژن ہیں: (١) مظفر آباد (٢) پونچھ (٣) میرپور

آبادی:

اس کی آبادی 2009ء کے تخمینہ کے مطابق تقریباً 46 لاکھ ہے۔ 1981ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست کی آبادی 19,82,456 تھی جس میں 10,32,859 مرد اور 9,49,597 خواتین تھیں۔

زبانیں:

کشمیری، پہاڑی، پوٹھوہاری، گوجری، کوہستانی، میرپوری، پنجابی، پشتو۔

نسلی اقوام:

منگول، آرئن، ایرانی، ترک اور عرب النسل۔

آب وہوا:

سالانہ 100 تا 155 سینٹی میٹر بارش ہوتی ہے۔ جون، جولائی سے ستمبر تک مون سون کی بارشیں اور دسمبر تا مارچ بھی بارش کا موسم رہتا ہے۔

معیشت:

اس کی معیشت زراعت ہے۔ قابل کاشت رقبہ 2,04,922 ہیکٹر ہے۔

اہم زرعی فصلیں:

گندم، جوار، باجرہ، چاول، مکئی، اناج، سیب، انار، امرود، انگور۔

صنعت:

عمارتی لکڑی، ہینڈی کرافٹس، ٹیکسٹائل، بناسپتی گھی اور ہلکا انجینئرنگ کا سامان۔

سیاحت:

آزاد کشمیر سیاحت کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ سالانہ سات لاکھ پاکستان اور غیر ملکی سیاح یہاں آتے ہیں۔

اہم سیاحتی مقامات:

لیپا وادی، دیر کوٹ، راولاکوٹ، بانجوسا، پلندری، گڑھی دوپٹہ، چناری، چکوٹھی، چیکار، لون باگلہ، شد ھنجلی، وادی نیلم۔

سوال نمبر 5: دفاعی لحاظ سے فوج کی تقسیم پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب:

دفاعی لحاظ سے فوج کی تقسیم:

سیکشن:

آٹھ سے بارہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ غیر کمیشن یافتہ اعلیٰ افسران کا کمانڈر ہوتا ہے۔ تین یا چار سیکشنز کی ایک پلاٹون ہوتی ہے۔

پلاٹون:

اس میں 25 سے 35 افراد ہوتے ہیں۔ جونیئر افسران کا کمانڈر ہوتا ہے۔ عام طور پر تین سے چار پلاٹونز کی ایک کمپنی ہوتی ہے۔

کمپنی:

اس میں 80 سے 120 تک افراد ہوتے ہیں۔ کپتان یا میجر کمپنی کا کمانڈر ہوتا ہے۔ بٹالین میں چار سے چھ تک کمپنیاں ہوتی ہیں۔

بٹالین:

400 سے 800 افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل ان کا کمانڈر ہوتا ہے۔ یہ انفنٹری کی بنیادی یونٹ ہوتی ہے۔

انفنٹری:

انفنٹری بری افواج کی بنیادی مشترکہ فوج ہوتی ہے۔ اس میں بٹالین اور رجمنٹ متحد ہوتی ہیں۔

بریگیڈ:

اس میں 4000 سے 5000 تک افراد ہوتے ہیں۔

ڈویژن:

اس میں 12000 سے 20000 تک افراد شامل ہوتے ہیں۔ میجر جنرل ڈویژن کا انچارج ہوتا ہے۔ عموماً تین ڈویژنز کی ایک کور ہوتی ہے۔

کور:

اس میں عموماً تین ڈویژن ہوتی ہیں اور آرمی عموماً تین کورز پر مشتمل ہوتی ہے۔

آرمی:

اس کا کمانڈر سینئر جنرل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6: پاکستان کے اعزازات پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

1956ء میں جب پاکستان ایک جمہوری مملکت بنا تو اس وقت موجودہ عسکری ایوارڈ سسٹم کا اعلان کیا گیا اور 16 مارچ 1957ء کو جرأت اور بسالت جیسے عسکری اعزازات سرکاری طور پر متعارف کروائے گئے۔ خدمت، امتیاز اور شجاعت جیسے اعزازات سول اور عسکری دونوں شعبوں میں دیئے جاتے ہیں۔ عسکری اعزازات عموماً چار مختلف شعبوں میں دیے جاتے ہیں۔ یہ اعزازات نشان، ہلال، ستارہ اور تمغہ ہیں۔

نشانِ حیدر:

یہ سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے۔ یہ سخت خطرناک حالات میں ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کرنے پر دیا جاتا ہے۔ یہ میڈل زندہ اور شہید فوجیوں کو دیا جاتا ہے۔ اگرچہ پاکستان کے نشانِ حیدر وصول کرنے والے دس فوجیوں کو بعد از شہادت ہی یہ اعزاز دیا گیا

ہے اور ان کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) محمد سرور شہید، (۲) محمد طفیل شہید، (۳) عزیز بھٹی شہید، (۴) راشد منہاس شہید، (۵) محمد اکرم شہید، (۶) شبیر شریف شہید (۷) سوار محمد حسین شہید، (۸) محمد لالک جان شہید، (۹) محمد محفوظ شہید، (۱۰) کرنل شیر خان شہید۔

ستارہ جرأت:

یہ دوسرا بڑا فوجی اعزاز ہے جو ان فوجیوں کو دیا جاتا ہے جو فرض کی ادائیگی کے دوران ہمت، حوصلہ اور فرض شناسی کی مثالیں قائم کرتے ہیں۔ یہ اعزاز تین شعبوں میں دیا جاتا ہے۔

(1) ہلال، (2) ستارہ، (3) تمغہ، (4) نشانِ قائداعظم، (5) نشانِ خدمت، (6) ہلالِ پاکستان، (7) ہلالِ شجاعت، (8) ہلالِ امتیاز، (9) ہلالِ قائداعظم، (10) ہلالِ خدمت، (11) ستارۂ پاکستان، (12) ستارۂ شجاعت، (13) ستارۂ امتیاز، (14) صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی، (15) ستارۂ قائداعظم، (16) ستارۂ خدمت، (17) تمغۂ پاکستان، (18) تمغۂ شجاعت، (19) تمغۂ امتیاز، (20) تمغۂ قائداعظم، (21) تمغۂ خدمت۔

پاکستان کے فوجی اعزازات

(1) نشانِ حیدر، (2) ہلالِ جرأت، (3) ستارۂ جرأت، (4) تمغۂ جرأت، (5) ستارۂ بسالت، (6) تمغۂ بسالت، (7) نشانِ منزل، (8) ہلالِ امتیاز، (9) ستارۂ امتیاز، (10) تمغۂ امتیاز، (11) تمغۂ خدمت

☆............☆............☆............☆
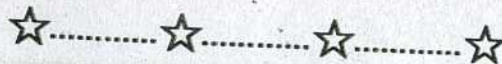
باب ششم

پاکستان کے وسائل اور تنظیم سازی

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل چار جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(۱) لفظِ پاکستان مرکب ہے؟

(الف) دو الفاظ کا (ب) تین الفاظ کا (ج) چار الفاظ کا (د) ایک لفظ کا

(۲) پاکستان کا رقبہ ہے؟

(الف) 196096 مربع کلومیٹر (ب) 7654321 مربع کلومیٹر

(ج) 4453536 مربع کلومیٹر (د) 796096 مربع کلومیٹر

(۳) پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار شروع ہوئی؟

(الف) 1956ء میں (ب) 1960ء میں (ج) 1957ء میں

(د) 1962ء میں

(۴) جنرل ایوب خاں وزیر اعظم رہے؟

(الف) ایک دن (ب) ایک ہفتہ (ج) ایک مہینہ (د) ایک سال

(۵) جنرل پرویز مشرف نے وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت کو ختم کر کے اقتدار پر قبضہ کیا؟

(الف) 8 ستمبر 1999ء (ب) 18 اکتوبر 1999ء

(ج) 12 اکتوبر 1999ء (د) 12 نومبر 1999ء

(۶) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا؟

(الف) یکم ستمبر 1974ء (ب) 7 ستمبر 1974ء

(ج) 8 نومبر 1978ء (د) 9 اکتوبر 1976ء

(۷) فیڈرل کوٹ آف پاکستان قائم ہوئی؟

(الف) 1947ء (ب) 1948ء (ج) 1949ء (د) 1950ء

(۸) پاکستانی حکمران جسے پھانسی کی سزا دی گئی؟

(الف) جنرل ضیاء الحق (ب) جنرل ایوب خان (ج) لیاقت علی خان

(د) ذوالفقار علی بھٹو

(۹) پاکستانی پارلیمنٹ ایوانوں پر مشتمل ہے؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(۱۰) گندھک پایا جاتا ہے؟

(الف) صوبہ پنجاب (ب) سندھ (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خواہ

جوابات: (۱) دو الفاظ کا، (۲) 796096 مربع کلومیٹر، (۳) 1957ء میں، (۴) ایک دن، (۵) 12 اکتوبر 1999ء، (۶) 7 ستمبر 1974ء، (۷) 1949ء، (۸) ذوالفقار علی بھٹو، (۹) دو، (۱۰) بلوچستان۔

سوال نمبر 2: خالی جگہ پُر کریں۔

(۱) پاک چین سرحد کا فاصلہ.......... کلومیٹر ہے۔

(۲) مقبوضہ کشمیر کی سرحد.......... کہلاتی ہے۔

(۳) معدنی ترقیاتی کارپوریشن کا قیام.......... میں عمل میں آیا۔

(۴) تانبے کا استعمال بجلی کی اشیاء خصوصاً.......... بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

(۵) ایوانِ بالا کا نام .... ہے۔

(۶) مشرف نے .... سال فوج میں گزارے۔

(۷) عید الفطر .... کو منائی جاتی ہے۔

(۸) .... کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار معدنی وسائل سے نوازا ہے۔

(۹) پاکستان میں قدرتی گیس .... میں سوئی کے مقام سے دریافت ہوئی۔

(۱۰) معدنی تیل پاکستان میں .... کا ایک اہم وسیلہ ہے۔

جوابات: (۱) 523، (۲) لائن آف کنٹرول (LOC)، (۳) 1975ء، (۴) تاریں، (۵) سینٹ، (۶) 46، (۷) یکم شوال ، (۸) پاکستان، (۹) 1952ء، (۱۰) توانائی۔

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(۱) مٹی کی تعریف کریں۔

جواب: زمین کی سطح پر مختلف قسم کا باریک چٹانی مواد موجود ہے جو نباتات اور پودوں کی پرورش میں مدد دیتا ہے اسے مٹی کہتے ہیں۔

(۲) تانبا کس کام میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: زمانہ قدیم میں اس سے صرف سکے اور برتن وغیرہ بنائے جاتے تھے لیکن اب اس کا استعمال بجلی کی اشیاء خصوصاً تاریں بنانے میں کیا جاتا ہے۔

(۳) پاکستان میں زرعی پیداوار سال میں کتنی مرتبہ حاصل کی جاتی ہے؟

جواب: پاکستان میں زرعی پیداوار سال میں دو مرتبہ حاصل کی جاتی ہے جسے فصلوں کے موسم کہتے ہیں۔

(۴) پاکستان کے وزراءاعظم میں سے پانچ کے نام لکھیں۔

جواب: (1) لیاقت علی خان، (2) جنرل ایوب خان، (3) ذوالفقار علی بھٹو، (4) شوکت عزیز، (5) راجہ پرویز اشرف۔

(۵) کس وزیر اعظم نے سب سے زیادہ عرصہ وزارتِ عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا؟

جواب: لیاقت علی خان اور یہ چار سال دو ماہ وزارتِ عظمیٰ کے منصب پر فائز رہے۔

(۶) چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹرز کے نام لکھیں۔

جواب: (1) محمد ایوب خان، (2) جنرل محمد یحییٰ خان، (3) ذوالفقار علی بھٹو، (4) جنرل محمد ضیاء الحق۔

(۷) پاکستانی عدالتوں میں سے پانچ کے نام لکھیں۔

جواب: (1) شریعت کورٹ، (2) سپریم کورٹ، (3) ہائی کورٹ، (4) سیشن کورٹ، (5) سول کورٹ۔

(۸) مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو مرتد اور کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا اور خود نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس وجہ سے اسے اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور مرتد کہا جاتا ہے۔

(۹) تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کب اور کیوں وقوع پذیر ہوئی؟

جواب: تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ 1977ء میں وقوع پذیر ہوئی۔ اس کا مقصد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نظام کا نفاذ تھا۔

(۱۰) پاکستان کے مذہبی تہواروں کے نام لکھیں۔

جواب: (1) عید الفطر، (2) عید الاضحیٰ، (3) عید میلاد النبی ﷺ، (4) بزرگانِ دین کے عرس۔

(۱۱) پاکستان کا سرکاری نام اور کل رقبہ بتائیں نیز پاکستان کا دارالحکومت کون سا شہر ہے؟

جواب: پاکستان کا سرکاری نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ پاکستان کا رقبہ 7,96,096 مربع کلومیٹر ہے۔ پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد ہے۔

(۱۲) پاکستان کی سرحدوں کے نام بتائیں۔

جواب: پاک چین سرحد، پاک بھارت سرحد، پاک افغان سرحد، پاک ایران سرحد، پاک مقبوضہ کشمیر سرحد۔

(۱۳) پاکستان کے پہاڑی سلسلے اور چند چوٹیوں کے نام مع بلندی ذکر کریں۔

جواب: کے ٹو (28,250 فٹ)، نانگا پربت (26,660) فٹ، براڈ پیک (26,400) فٹ، راکاپاشی (25,551) فٹ، کنجوٹ سار (25,461) فٹ، ترچ میر (25,230) فٹ۔

(۱۴) بنیادی جمہوریتوں کی تفصیل ذکر کریں۔

جواب: بنیادی جمہوریتوں کا پانچ منزلہ نظام حسب ذیل ترتیب سے سامنے آتا ہے۔

- ☆ یونین کونسل یا یونین کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی
- ☆ تحصیل کونسل یا تھانہ کونسل
- ☆ ڈسٹرکٹ کونسل
- ☆ ڈویژن کونسل
- ☆ مشاورتی کونسل برائے صوبائی ترقی

(۱۵) پارلیمنٹ سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے دو ایوانوں کے نام ذکر کریں۔

جواب: پارلیمنٹ سے مراد مجلس شوریٰ ہے۔ اس کے ایوانوں میں ایوانِ زیریں یعنی قومی اسمبلی اور ایوانِ بالا یعنی سینٹ شامل ہیں۔

(۱۶) پاکستان کے پہلے گورنر جنرل اور صدر کا نام تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح اور پہلے صدر میجر جنرل سکندر علی مرزا تھے۔

(۱۷) پاکستان میں آج تک کتنے صدر آ چکے ہیں؟ اور موجودہ صدر کا نام بتائیں۔

جواب: پاکستان میں آج تک پندرہ صدر آ چکے ہیں اور موجودہ صدر کا نام ممنون حسین ہے۔

(۱۸) پاکستان کے پہلے اور آخری وزیر اعظم کا نام تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان اور آخری محمد نواز شریف ہیں۔

(۱۹) پاکستان کے موجودہ چیف آف آرمی سٹاف کا نام بتائیں۔ نیز ان کی تقرری کب ہوئی؟ نیز ان سے پہلے چیف آف آرمی سٹاف کا نام بتائیں۔

جواب: پاکستان کے موجودہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل راحیل شریف ہیں ان کی تقرری 28 نومبر 2013ء کو ہوئی اور ان سے پہلے چیف آرمی سٹاف جنرل اشفاق پرویز کیانی تھے۔

(۲۰) سپریم کوٹ کے کتنے چیف جسٹس رہ چکے ہیں؟ پہلے اور موجودہ کا نام بتائیں۔

جواب: سپریم کوٹ کے 23 چیف جسٹس رہ چکے ہیں۔ پہلے جسٹس میاں عبدالرشید اور موجودہ جسٹس ناصر الملک ہیں۔

درج ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر 4: پاکستان کے قدرتی وسائل اور جنگلات پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

پاکستان کے قدرتی وسائل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مٹی:

زمین کی سطح پر مختلف قسم کا باریک چٹانی مواد موجود ہے جو نباتات اور پودوں کی پرورش میں مدد دیتا ہے اسے مٹی کہتے ہیں۔اس کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) دریائے سندھ کے میدان کی مٹی:

دریائے سندھ کا زرعی میدان دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنا ہے۔اس مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ کی مقدار زیادہ اور نامیاتی مادے کم ہیں۔ یہاں کی مٹی کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) بانگڑ مٹی:

یہ مٹی دریائے سندھ کے میدان کے کافی حصہ پر پھیلی ہوئی ہے جس میں پنجاب کا بیشتر علاقہ، پشاور، مردان، بنو اور کچھی کا میدان شامل ہے۔یہ مٹی عام طور پر دریاؤں کی موجودہ گزرگاہوں سے دور پائی جاتی ہے۔

(ب) کھادر مٹی:

یہ مٹی زیادہ تر دریاؤں کی موجودہ گزرگاہوں کے قریب پائی جاتی ہے۔اس مٹی کا کچھ حصہ ہر سال سیلاب کے زیر اثر آجاتا ہے جس سے مٹی کی نئی تہہ اس پر بچھ جاتی ہے۔ اس مٹی میں نامیاتی اجزاء اور نمکیات کم ہیں۔

(ج) ڈیلٹائی مٹی:

یہ دریائے سندھ کے ڈیلٹا کی مٹی ہے اس میں جنوبی ساحلی علاقے شامل ہیں۔ چکنی مٹی زیادہ ملتی ہے جو سیلابی حالت میں نشوونما پاتی ہے۔اس مٹی میں زیادہ تر چاول کی کاشت ہوتی ہے۔

(۲) پہاڑی مٹی:

مٹی کی یہ قسم زیادہ تر پاکستان کے شمالی اور مغربی بلند پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔شمالی پہاڑی علاقے کی مٹی میں نامیاتی اجزاء زیادہ مقدار میں ہیں کیونکہ آب وہوا مرطوب قسم کی ہے۔مغربی پہاڑی علاقے کی مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ کی مقدار زیادہ اور نامیاتی اجزاء کم مقدار میں ہیں کیونکہ اس علاقے کی آب وہوا قدرے خشک ہے۔

(۳) ریتلی صحرائی مٹی:

مٹی کی یہ قسم پاکستان میں صوبہ بلوچستان کے مغربی علاقوں، چولستان اور تھر کے صحرائی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔اس مٹی میں ریت کے ذرات زمین کی تہوں میں ملتے ہیں۔اس مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ پایا جاتا ہے اور یہ مٹی ہوا کے عمل سے تہہ نشین ہوئی ہے۔

جنگلات:

پاکستان کی آب وہوا میں فرق کی وجہ سے یہاں درج ذیل مختلف اقسام کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

☆ پاکستان کے کچھ شمالی اور شمال مغربی علاقوں میں اوسطاً بارش دوسرے علاقوں کی بانسبت زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں سدابہار جنگلات پائے جاتے ہیں جن میں دیودار، کیل، پڑتل اور صنوبر کے درخت زیادہ اہم ہیں۔ ان درختوں سے اعلیٰ قسم کی عمارتی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ یہ جنگلات مری، مانسہرہ، ایبٹ آباد، چترال اور سوات کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

☆ پہاڑی دامنی علاقوں میں زیادہ تر پھلاہی، کاہو، جھنڈ، بیر، توت اور سنبل کے درخت ملتے ہیں۔ ان علاقوں میں پشاور، مردان، کوہاٹ، اٹک، راولپنڈی، جہلم اور گجرات کے اضلاع شامل ہیں۔

☆ صوبہ بلوچستان میں کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں زیادہ تر خاردار جھاڑیوں کے علاوہ مازو، چلغوزہ، توت اور پاپولر کے درخت پائے جاتے ہیں۔

☆ میدانی علاقوں کی دریائی وادیوں میں کچھ جنگلات موجود ہیں جن میں شیشم، پاپولر، شہتوت، سنبل، جامن، دھریک اور سفیدے وغیرہ کے درخت ملتے ہیں۔ ان علاقوں میں چھانگا مانگا، چیچاوطنی، خانیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، بورے والا اور بہاولپور شامل ہیں۔

سوال نمبر 5: پاکستان کی معدنیات پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار معدنی وسائل سے نوازا ہے۔ صنعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ان وسائل کی منصوبہ بندی کی جائے اور ترقی کے لئے بھرپور توجہ دی جائے۔

پاکستان میں معدنی وسائل کے وسیع ذخائر دستیاب ہیں۔

پاکستان کی اہم معدنیات درج ذیل ہیں:

کوئلہ:

پاکستان میں کوئلہ کا زیادہ تر استعمال تھرمل بجلی پیدا کرنے، گھروں اور اینٹیں پکانے میں ہوتا ہے۔ اس وقت پاکستان میں مندرجہ ذیل مقامات سے کوئلہ نکالا جاتا ہے۔

☆ صوبہ پنجاب میں کوہستان نمک کے علاقے میں زیادہ تر کوئلہ ڈنڈوت، پڈھ اور مکڑوال کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔

☆ صوبہ سرحد میں صرف ہنگو میں کوئلہ کے ذخائر ہیں۔

☆ بلوچستان میں خوست، شارگ، ڈیگاری، شیریں آب، مچھ بولان اور ہرنائی میں کوئلہ کی کان کنی ہورہی ہے۔

☆ سندھ میں کوئلہ کی کانیں تھر، جھمپیر، سارنگ اور لاکھڑا میں واقع ہیں۔

معدنی تیل:

معدنی تیل پاکستان میں توانائی کا ایک اہم وسیلہ ہے۔ معدنی تیل کے کنویں، کھوڑ، ڈھلیاں، جویامیر، بالکسرہ، کرسال، ہٹ، کوٹ سارنگ اور میال میں واقع ہیں۔ اس

وقت معدنی تیل کی چار ریفائنریز پاکستان میں کام کر رہی ہیں جو اٹک ریفائنری، پاکستان ریفائنری، نیشنل ریفائنری اور پاک عرب ریفائنری کے نام سے مشہور ہیں۔

قدرتی گیس:

قدرتی گیس توانائی حاصل کرنے کا ایک سستا اور صاف ستھرا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں قدرتی گیس 1952ء میں سوئی کے مقام سے دریافت ہوئی۔ یہ ذخیرہ دنیا کے بڑے ذخائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ گیس نہ صرف گھریلو بلکہ صنعتی ضروریات کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس وقت پاکستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں قدرتی گیس کی سہولت موجود ہے۔

خام لوہا:

پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار 1957ء میں شروع ہوئی۔ کئی مقامات سے خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں جن میں کالاباغ، ڈول نسار، لنگڑیال اور چلغازی کے ذخائر شامل ہیں۔

تانبا:

تانبے کے ذخائر صوبہ بلوچستان اور صوبہ سرحد کے بہت سے مقامات پر دریافت ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں ضلع چاغی اور سینڈک اور بعض دیگر مقامات پر دریافت ہونے والے ذخائر نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

کرومائیٹ:

پاکستان میں کرومائیٹ کے وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں۔ کرومیم دھات

کرومائیٹ سے حاصل ہوتی ہے جو ہائی سپیڈ مشینوں اور فوٹوگرافی سے متعلقہ آلات بنانے میں کام آتی ہے۔ کرومائیٹ کے ذخائر مسلم باغ چاغی اور خاران میں دریافت ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کرومائیٹ کے ذخائر صوبہ سرحد میں مالاکنڈ اور مہمند ایجنسی میں بھی واقع ہیں۔

چٹانی نمک:

پاکستان میں خوردنی نمک کے وسیع ذخائر کوہستان نمک میں ملتے ہیں۔ یہاں کھیوڑہ کے مقامات پر نمک کے سب سے بڑے ذخائر ہیں اس کے علاوہ واڑچھا، کالاباغ اور بہادرخیل میں نمک کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔

چونے کا پتھر:

پاکستان میں چونے کا پتھر زیادہ تر شمالی اور مغربی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے ذخائر داؤد خیل، واہ، روہڑی، حیدرآباد، سبی اور خضدار میں پائے جاتے ہیں۔ اسے زیادہ تر سیمنٹ کی صنعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جپسم:

جپسم پاکستان میں زیادہ تر کوہستان نمک اور مغربی پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی کانیں کھیوڑہ، ڈنڈوت اور کوہاٹ میں ہیں۔ جپسم سیمنٹ کی صنعت، پلاسٹر آف پیرس، سلفیورک ایسڈ اور امونیم سلفیٹ بنانے کے کام آتا ہے۔

سنگِ مرمر:

پاکستان میں مختلف اقسام کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے جو مختلف رنگوں میں ملتا ہے۔ اس کے پیداواری علاقے ملاگوری، مردان، سوات، نوشہرہ، چاغی اور گلگت ہیں۔ کالا اور

سفید سنگ مرمر بڑی مقدار میں کالا چٹا کی پہاڑیوں سے ملا ہے۔ اس کے علاوہ آزاد کشمیر میں بھی سنگ مرمر دریافت ہوا ہے۔

گندھک:

گندھک صوبہ بلوچستان کے ضلع چاغی میں کوہ سلطان اور ضلع کچھی کے مقام سے حاصل ہوتی ہے۔

چینی اور آتشی مٹی:

چینی مٹی کی پیداوار کے لئے منگورہ اور نگر پارکر بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ آتشی مٹی کے ذخائر کوہستان نمک اور کالا چٹا کی پہاڑیوں سے ملے ہیں۔ اس سے اینٹیں بنائی جاتی ہیں جو فولاد پگھلانے والی بھٹیوں میں استعمال ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 6: پاکستان میں اسلامی تحریکوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

عام طور پر مختلف تنظیمیں اپنے مطالبات کے لئے تحریکیں چلاتی رہتی ہیں لیکن مذہبی حوالے سے چار تحریکیں نہایت اہم ہیں۔

تحریکِ ختم نبوت 1953ء:

مرزا غلام احمد قادیانی نے سرکار دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا اور خود نبی ہونے کا دعویٰ کیا اس وجہ سے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد کافر ہیں۔

پاکستان بننے کے بعد ظفر اللہ مرزائی کو کلیدی عہدہ دیا گیا یعنی وزیر خارجہ بنایا گیا۔ اس لئے مسلمانانِ پاکستان نے ظفر اللہ کو برطرف کرنے اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے تحریک چلائی جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شامل تھے۔ جنہوں نے حضرت علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت پر اتفاق کیا۔ اس وقت کی حکومت نے اقتدار کے زور پر تحریک میں شامل مسلمانوں پر مظالم ڈھائے اور تین علماء کو پھانسی کی سزا کا حکم سنایا گیا جو بعد میں رہا کر دیے گئے ان میں مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا سید خلیل احمد قادری اور مولانا مودودی شامل تھے۔

تحریک ختم نبوت 1974ء:

1974ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء سفر کے دوران ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو مرزائی غنڈوں نے ان پر حملہ کر دیا جس سے مسلمانوں کی غیرت ایمانی جاگ اٹھی اور ملک بھر میں قادیانیوں مرزائیوں کے خلاف احتجاجی تحریک شروع ہوئی۔ چنانچہ علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی اور پھر تمام مکاتب فکر کے علماء اور دیگر لوگوں نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ 7 ستمبر 1974ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

تحریک نفاذِ نظام مصطفیٰ ﷺ:

پاکستان کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ اس ملک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نظام (نظام مصطفیٰ) نافذ کیا جائے جو تمام مسائل کا حل ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے 1977ء میں تمام مذہبی جماعتوں نے تحریک چلائی جو کامیاب نہ ہو سکی اور جنرل ضیاء الحق

نے ملک میں مارشل لاء لگادیا۔

تحریک ناموس رسالت:

جب دشمنان اسلام نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی ذات پاک کے حوالے سے گستاخانہ خاکے بنائے تو پورے ملک میں نفرت کی آگ بھڑک اٹھی اور زندگی کے تمام طبقات اور تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں میدان میں نکل آئیں اور دشمنان اسلام کو بتادیا کہ:

''غیرتِ مسلم زندہ ہے'' اور ہر طرف سے لبیک یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

☆..........☆..........☆..........☆

مصنف کی دیگر کتب

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ثانویہ عامہ کے طلباء وطالبات کے جدید نصاب کے عین مطابق اور تنظیم المدارس کے پیٹرن کو مدنظر رکھتے ہیے پہلی مرتبہ سوالاً جواباً اور انتہائی آسان فہم انداز میں

آئینہ جنرل سائنس

مرتب

حافظ محمد عمران رانا

فاضل درسِ نظامی، ایم۔اے (عربی)، ایم۔ایڈ

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

....

آئینہ مطالعہ پاکستان

مرتب

حافظ محمد عمران رانا

فاضل درسِ نظامی، ایم۔اے (عربی)، ایم۔ایڈ

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے ثانویہ عامہ کے طلباء وطالبات کے جدید نصاب کے عین مطابق اور تنظیم المدارس کے پیٹرن کو مدنظر رکھتے ہیے پہلی مرتبہ سوالاً جواباً اور انتہائی آسان فہم انداز میں

آئینہ ریاضی

مرتب

حافظ محمد عمران رانا

فاضل درسِ نظامی، ایم۔اے (عربی)، ایم۔ایڈ

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

آئینہ انگلش

مرتب

حافظ محمد عمران رانا

فاضل درسِ نظامی، ایم۔اے (عربی)، ایم۔ایڈ

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　　کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام　　قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال